نمازِ جعفریہ شیعہ اثناء عشریہ

(بمطابق فرامینِ معصومین علیہم السلام)

تالیف وترتیب

زوار علامہ محمد اکبر قریشی قمی المشہدی

نوٹ: التماس سورۂ فاتحہ برائے بانی ادارہ تراب پبلی کیشنز شہید ولایت علامہ ناصر عباس ملتان

نام کتاب : نمازِ جعفریہ شیعہ اثناء عشری

تالیف وترتیب : زوار علامہ محمد اکبر قریشی قمی المشہدی

خطیب مرکزی جامعہ مسجد و امام بارگاہ سجادیہ

وجے والا نزد کوٹ چھٹہ، ڈیرہ غازی خان

اشاعت : چھٹا ایڈیشن 2018ء

ناشر : تراب پبلی کیشنز، لاہور

ہدیہ : -/135 روپے

ملنے کا پتا:

تراب پبلیکیشنز لاہور

دکان نمبر 9، گراؤنڈ فلور الوہاب مارکیٹ

38-غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 0345-8512972

molai512@gmail.com

www.facebook.com/turabpublishers

انتساب

شہید ولایت علامہ ناصر عباس، ملتان اعلی اللہ مقامہ

شہید علامہ فاضل حسین علوی اعلی اللہ مقامہ

شہید علامہ کاظم حسین اسیر جاڑوی اعلی اللہ مقامہ

مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل اعلی اللہ مقامہ

مخدوم سید منظور حسین شاہ (کوٹ سلطان) اعلی اللہ مقامہ

اور

تمام شہدائے ملت جعفریہ کے نام

جو ولاء عزا کے لیے شہید ہوئے۔

اِس کتاب میں چار معصومین علیہم السلام سے تشہد نماز میں علیؑ ولی اللہ تحریر کیا گیا ہے اور چھ زندہ مجتہدین کی توضیح المسائل کے حوالہ جات بھی شامل ہیں اور پندرہ زندہ مجتہدین کی کتابوں کے حوالہ جات بھی شامل ہیں اور کُل ۱۱۰ حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

21-5-2019

SYED NAIMAT ASKARI SHAH

0345-9750214

التماس دعا
سیدنعمت عسکری شاہ نقوی
سیدشاہدحسین شاہ نقوی
سیدمحمدعلی شاہ بخاری

نماز جعفریہ شیعہ اثناء عشری

شیعہ اثناء عشری حضرات کے لیے

ترتیب

✿ تقریظ	11
✿ احکام تقلید	14
✿ کلمہ طیبہ	17
✿ احکام طہارت	18
✿ وضو کے احکام	19
✿ مبطلات وضو	21
✿ اذان ومؤذن کی فضیلت	23
✿ اذان	25
✿ اقامت	27
✿ تیمم	28
✿ احکام نماز	29
✿ نماز جماعت	31

٭ جن چیزوں سے نماز ٹوٹتی ہے	33
٭ نمازِ تہجد	33
٭ نمازِ شُفع	34
٭ نمازِ وتر	34
٭ نیت و تکبیرۃ الاحرام	35
٭ رکوع	37
٭ سجود	39
٭ قنوت	41
٭ تشہد	41
٭ سلام	43
٭ تسبیح سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا	44
٭ تسبیح کی ابتداء	44
٭ سجدۂ شکر	45
٭ احکامِ سجدہ	48
٭ روزہ	49
٭ اعمالِ شبِ قدر	52

٭ نماز قضائے عمری	54
٭ فطرہ	55
٭ عید نماز	56
٭ پہلا خُطبہ عید الفطر	57
٭ دوسرا خُطبہ عید الفطر	58
٭ عید الاضحیٰ	60
٭ پہلا خُطبہ عید الاضحیٰ	62
٭ دوسرا خُطبہ عید الاضحیٰ	65
٭ اقسام غسل واجب	67
٭ نمازِ پنجگانہ کی تعداد رکعات	71
٭ خُطبہ اوّل جمعۃ المبارک	75
٭ دوسرا خطبہ جمعۃ المبارک	76
٭ کیفیت غسل میت	78
٭ کفن میت	79
٭ نمازِ جنازہ	81
٭ تلقین مرد	83

* تلقینِ عورت 86
* خطبہ نکاح 90
* صیغۂ نکاح 91
* عقدِ سیّدہ با غیر سیّد مطلقاً حرام ہے 95
* قرآن اور تفاسیر آلِ محمدؐ کی روشنی میں 98
* حوالہ جات 98
* تمام مسائل کا واحد حل ظہورِ امام زمانہؑ 122
* حکومت الٰہیہ کا نفاذ 124
* نمازِ امام جعفر صادق علیہ السلام 124
* ضروری وضاحت: 132
* نماز میں ہاتھ کھولنا 134
* تراویح 141
* سورۂ فاتحہ کی اپیل 143

***

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

قارئین محترم! السلام علیکم تحفہ یا علیؑ مدد!

ولایت اہل بیت علیہم السلام اساسِ ایمان اور روح عبادت ہے اگر اقرارِ ولایت نہیں تو عبادت جسم ہے مگر اس میں روح نہیں کوئی عبادت بھی بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت نہیں پا سکتی جب تک اقرارِ ولایتؑ نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے ہماری ولایت کا اقرار کرنے والے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سارے اعمال بارگاہ خداوندی میں قبول ہیں اور جو شخص ہماری ولایت کا انکار کرتا ہے خدا کے نزدیک اس کا کوئی عمل بھی قابل قبول نہیں۔ اقامتِ نماز کا مرکز ومحور ولایت ہے اول سے آخر تک افتتاحِ نماز سے اختتامِ نماز تک ولایت ہی روحِ نماز ہے بے روح نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ منکرین ولایت کی نماز کو اللہ نے یہ فرما کر ردّ کر دیا کہ وہ نمازی جو نماز سے غافل ہیں ان کے لیے ویل ہے۔ یعنی حقیقت نماز اور نمازِ وجودی کے منکر ہیں وہ دکھاوا کر رہے ہیں اصل نمازی وہ ہیں جو ولایتِ علیؑ کا اقرار کرتے ہیں۔ معصومین علیہم السلام نے افتتاحِ نماز سے اختتامِ نماز تک

دُعائے توجہ ہو یا قنوت، صلوات ہو یا تشہد وسلام، ولایتؑ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔

آغا خمینی نے اپنی کتاب سر الصلوٰۃ، ص 68 پر لکھا ہے:

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ اِنَّ بِعَلِیٍّ قَامَتِ الصَّلٰوۃ

"نماز قائم ہو چکی یقیناً نماز قائم ہی علیؑ سے ہوتی ہے"۔

شہادتِ ولایت علیؑ کو جزو کیوں نہیں سمجھا جاتا۔ فرماتے ہیں: "بوجہ تکذیب علماء اعلام ایں روایات را احتیاط اقتضاء کند" اس وجہ سے کہیں علماء کی تکذیب نہ ہو جائے اس کے بعد آغا خمینی لکھتے ہیں ولایت کی شہادت رسالتؐ کی گواہی کے ساتھ ضروری ہے کیونکہ ولایتؑ ہی رسالت کا باطن ہے واحدانیت کے لیے دو گواہیاں ضروری ہیں اور رسالتؐ کے لیے بھی دو گواہیاں ضروری ہیں اور ولایتؑ کی گواہی کے لیے بھی دو گواہیاں ضروری ہیں۔ (بحوالہ پرواز در ملکوت جلد دوم، ص 50 تالیف آغا خمینی)

ہماری درس گاہ جامعہ صاحب الزمانؑ جو کہ ملک بھر میں تحفظ ولایت علیؑ، تحفظ عزاداری حسینؑ اور تحفظ ناموسِ سادات کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہے ہم نے کنز المدفون کے حوالے سے مومنین پاکستان کو مالا مال کیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔

ہم نے سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں فاضل شاگرد پیدا کیے جو کہ

حوزہ ہائے علمیہ قم و نجف اور شام میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کچھ واپس آ کر ملک و قوم کی احسن طریقے سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہی میں سے ایک شاگردِ رشید مولانا موالی صاحب جنہوں نے وقت کی ضرورت کو پیشِ نظر رکھ کر یہ کتاب نمازِ جعفریہ شیعہ اثناء عشریہ تحریر کر کے مومنین کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے جو مولویوں کے عماموں اور قباؤں سے متاثر ہو کر ان کی ہر بات کو وحی الٰہی سمجھتے ہیں اور معصومینؑ کے فرامین کو جھٹلا دیتے ہیں۔

بارگاہِ اَحدِیّت میں دعا کرتا ہوں جس کے نزدیک کثرتِ عمل معیار نہیں بلکہ خلوص و حسنِ عمل تقرب کا ذریعہ ہے۔ کتاب کے مصنف شاگردِ رشید موالی صاحب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ موالی صاحب کے قلم میں مزید طاقت عطا فرمائے تاکہ معصومینؑ کا پیغام لوگوں تک پہنچتا رہے اور مومنین کرام کو اس کتاب نماز جعفریہ کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ لِوَلِیِّکَ الْفَرَجَ وَالْعَافِیَۃَ وَالنَّصْرَ

والسلام، اُستاذ العلماء العلامۃ المجاہد

علامہ السید محب حسین نقوی النجفی

پرنسپل جامعہ صاحب الزمانؑ

نیو گلگشت ملتان (پاکستان)

احکامِ تقلید

امامؑ مفترض الاطاعت (جس کی اطاعت کرنا اللہ کی طرف سے فرض ہو) کی تقلید کرنا فرض ہے۔ (بحوالہ اصول کافی کتاب عقل باب 19)

محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ''اے محمد تم شیعہ اپنے امامؑ کی بات زیادہ سننے والے ہو یا تمہارے مخالف؟'' میں نے کہا انہوں نے بھی تقلید کی اور ہم نے بھی تقلید کی۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میرا سوال یہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کی اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں ہے۔ امام معصومؑ نے فرمایا میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیعہ فرقے نے بھی ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت اُن پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انہوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی اور تم نے امامؑ مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے اس پر بھی تم نے اس امام کی تقلید نہ کی۔ پس تقلید کے بارے میں وہ تم سے زیادہ ہیں۔

میں نے اصول کافی سے حدیثِ تقلید تحریر کردی ہے اصولِ کافی کتبِ اربعہ (چار معتبر کتب شیعہ) میں سے مشہور ترین کتب میں سے ہے۔ باقی

تینوں کتب میں باب تقلید نہیں ہے اس حدیث میں بھی اطاعت ہو یا تقلید یا بیعت فقط اور فقط معصوم امامؑ کی ہے ہاں اگر غیر معصوم سے مسائل پوچھیں اگر وہ قرآن اور حدیث سے بتائے تو قابل قبول ہے۔ ایک ہی عالم کا دامن پکڑنے سے بیعت کے زمرے میں آجائیں گے جس طرح لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کس کی تقلید کرتے ہو کہتے ہیں فلاں کی وہ جو کچھ کہے گا صحیح کہے یا غلط ہمیں قابل قبول ہے حساب کتاب اسی کی گردن پر جب کہ قرآن کا فیصلہ ہے کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اس طرح وہ بیچارے انجانے میں بیعت کے زمرے میں چلے گئے ہیں اگر قرآن اور معصومؑ کا فرمان پیش کیا جائے تو کہتے ہیں ہمارے مجتہد نے نہیں لکھا یعنی مجتہد کو قرآن اور معصومؑ پر ترجیح دیتے ہیں (معاذ اللہ)۔ حالانکہ رسولؐ پاک کا ارشاد گرامی ہے: ''میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرا اہل بیتؑ اگر تم ان سے متمسک رہو گے تو کامیاب ہو گے اور نجات پا جاؤ گے اور کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور حوضِ کوثر پر مجھ سے آ کر ملو گے''۔

اور جو حدیث تقلید کے بارے بیان کی جاتی ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ فقہاء میں سے جو خواہشاتِ نفسانی کا مخالف ہو دین کی حفاظت کرنے والا ہو اور ''مُطِیعًا لِاَمْرِ مُوْلَاہُ۔۔'' اپنے مولاؐ کے اُمر (حکم) کا مطیع ہو ذاتی فتوے دینے والا نہ ہو بلکہ امام معصومؑ کا فرمان بتائے۔ اور جو ایسا نہیں

کرے گا وہ لشکر یزید سے بدتر ہے۔ تقلیدی حضرات مکمل حدیث بیان نہیں کرتے اسی تقلید والی حدیث میں امامؑ نے علماءِ سُوء کی مذمت فرمائی ہے۔

اور دوسری حدیث جو تقلید پر پیش کی جاتی ہے اس میں امامؑ نے فرمایا:

"فَارْجِعُوْا اِلٰی رُوَاۃِ اَحَادِیْثِنَا" کہ حدیثوں کے راوی کی طرف رجوع کریں نہ کہ قیاسی گھوڑے دوڑانے والے کی طرف اور مقصرین بھی بضد ہیں کہ منکرِ ولایت علیؑ کی تقلید کریں گے حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ منکرِ ولایت کو چھوڑ دیتے اور عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ لکھنے والے کی تقلید کرتے کیونکہ ہم ولایتِ علیؑ کو مولوی کی وجہ سے نہیں مانتے بلکہ قرآن و حدیث اور فرمانِ معصوم کی وجہ سے مانتے ہیں اور مولوی کو مولاؑ کی وجہ سے مانتے ہیں کہ یہ معصومینؑ کے ماننے والا ہے اگر مولوی ہمارے مولا کو ماننا چھوڑ دے ہم اُس مولوی کو نہیں مانیں گے افسوس کی بات ہے کہ ولایت فقہیہ واجب ہے اور ولایت علیؑ باطل (معاذ اللہ) یہ ہے مولوی کی تقلید ایسے مولویوں کو ہم ہرگز نہیں مانتے اور نہ ہی اندھی تقلید کرنے والے مقلدین کو۔

ولایتِ علیؑ پر ہمارا عقیدہ اور ایمان کامل و اکمل ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس پر ثابت قدم رکھے۔ (آمین)

کلمہ طیبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ
وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ خَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

نوٹ: کلمہ میں عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ معصومین علیہم السلام بالخصوص رسول پاکؐ، امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادقؑ، امام علی رضاؑ، اور ان کے خادم جبرائیل امینؑ سے مروی ہے۔ بحوالہ احتجاج طبرسی تفسیر قمی، تفسیر البرہان، ترجمہ و تفسیر مقبول احمد دہلوی پارہ نمبر 22 سورہ فاطر آیت نمبر 10، سورت روم آیت نمبر 30، کی تفاسیر میں بھی کلمہ میں عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ تحریر ہے۔ معالی السبطین میں امام حسن علیہ السلام کی آخری وصیت میں کلمہ میں وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْل تحریر ہے۔ یاد رہے مولوی ڈھکو نے اپنی اسلامی نماز صفحہ 11 پر خَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْل تحریر نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے وہ دوسروں کو بِلَا فَصْل مانتا ہے۔

تفسیر قمی میں پارہ 28 سورۂ نجم کی تفسیر میں حدیث قدسی میں بھی خَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْل کے الفاظ تحریر ہیں۔

احکامِ طہارت

طہارت ایسی صفائی اور ستھرائی کو کہتے ہیں جو شرعی احکام کے تحت کسی نجاست کو دُور کرنے کے لیے کی جائے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ پہلے آپ نجاست کے بارے جان لیں۔

۱ ناصبی: ناصبی وہ ہوتا ہے جو اہل بیتؑ کے شیعوں سے دشمنی رکھتا ہو

۲ مشرک (جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اللہ کہے یا مانے)

۳ کافر ۴ پیشاب ۵ پاخانہ ۶ مَنی ۷ مُردار

۸ ایسے جاندار کا خون جس کا خون اُچھل کر نکلتا ہو

۹ کتا ۱۰ سُور ۱۱ شراب اور مست کرنے والی کوئی بھی مائع چیز

۱۲ نجاست خور حیوان کا پسینہ

ترکیب اِستبراء: مستحب ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد استبراء کرے اس کی ترکیب یہ ہے کہ مقامِ پیشاب سے لے کر عضوِ تناسل کی جڑ تک انگلی سے تین مرتبہ سونتے اس کے بعد عضو کی جڑ سے سرِ حشفہ (ختنہ گاہ) تک دو انگلیوں کی مدد سے تین مرتبہ کھینچے پھر تین مرتبہ نچوڑے۔ جاننا چاہیے استبراء کے بعد اگر کوئی رطوبت خارج ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ پیشاب

ہے یا کوئی اور تری تو وہ پاک ہے۔

وضو کے احکام

نماز کے لیے سب سے پہلی چیز طہارت ہے یعنی جب انسان نماز کا ارادہ کرے تو اس کا جسم، لباس اور وہ جگہ پاک ہونی چاہیے جہاں اسے نماز پڑھنی ہے طہارت کے بعد دوسرا مقدمہ وضو ہے جس کے لیے مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں۔

نیت: جس طرح ہر کام کے لیے نیت ضروری ہے اسی طرح وضو کے لیے بھی نیت ضروری ہے نیت کا تعلق دل سے ہے دل میں ارادہ کر لینا اور مقصد و غرض مقرر کر لینا یہی نیت ہے اور اس کے لیے زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں وضو سے پہلے یہ نیت کرنی چاہیے۔

"وضو کرتا ہوں یا کرتی ہوں واسطے رَفع ہونے حَدَث کے
اور مباح ہونے نماز کے وَاجِبْ قُرْبَةً اِلَی اللہ"

وضو کا پانی خالص ہو یعنی ایسا پانی نہ ہو جس میں باہر سے کوئی چیز آ کر مل گئی ہو اور اس کا رنگ بُو ذائقہ تبدیل نہ ہو گیا ہو۔ غصب شدہ پانی سے وضو درست نہیں غصب شدہ جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا بھی درست نہیں بلکہ ضروری

ہے مالک سے اجازت لی جائے۔ جس برتن میں وضو کا پانی ہو وہ سونے یا چاندی کا نہ ہو اور نہ اس پر کوئی تصویر بنی ہوئی ہو۔ وضو خود کرنا چاہیے اور وضو کرتے وقت کوئی وضو میں مدد نہ کرے البتہ بحالت مجبوری جائز ہے۔ اس بات کا یقین کر لینا چاہیے کہ پانی وضو کے تمام اعضاء تک پہنچ جائے اس سلسلے میں ہر رکاوٹ مثلاً چکنائی اور انگوٹھی اتار لینی چاہیے اگر مرد یا عورت نے گھڑی یا چوڑیاں پہنی ہوئی ہیں تو ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔ وضو کرتے وقت باتیں نہیں کرنی چاہییں وضو کرتے وقت تین مرتبہ کلی کریں اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال لیں یہ مستحبات میں سے ہیں۔ پھر ایک چلو پانی لے کر دو مرتبہ چہرے کو دھوئے چہرے کی حد پیشانی کے اوپر سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک لمبائی اور چوڑائی میں چہرے کا وہ حصہ ہے جو ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے گھیرے میں آجائے۔ چہرے کا دھونا پیشانی کے اوپر سے شروع کرے اور ٹھوڑی پر ختم کرے اس بات کا یقین کر لے کہ چہرے کا کوئی بھی حصہ خشک نہیں رہ گیا اس لیے چہرے پر چند مرتبہ ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔ اس کے بعد دایاں ہاتھ کہنی سے لے کر انگلیوں کے سروں تک دھوئے اگر ہاتھوں میں گھڑی، انگوٹھی یا چوڑیاں ہوں تو ان کے نیچے تک پانی پہنچائے پھر بائیں

ہاتھ پر ایک مرتبہ اسی طرح پانی ڈالے۔ منہ اور ہاتھوں کو ایک مرتبہ دھونا واجب ہے دوسری مرتبہ مستحبات میں سے ہے اس سے زائد حرام ہے اور وضو باطل ہو جاتا ہے اور ٹونٹی کے نیچے ہاتھ لے جا کر نہیں دھونے چاہییں بلکہ چلو میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہیے۔ مرد جب ہاتھوں کو دھوئے تو پانی اپنے ہاتھ کی پشت یعنی کہنیوں پر ڈالے جبکہ عورت اس کے برعکس ہاتھ دھوئے اور پانی اپنے ہاتھ کے سامنے والے حصے پر ڈالے اِفعال وضو کو پے دَر پے بجالائے کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں اتنی دیر نہ کرے جس کی وجہ سے پہلے اعضاء خشک ہو جائیں ورنہ وضو باطل ہوگا۔ اس کے بعد کم از کم تین انگلیوں سے سر کے اگلے حصے کے اوپر سے لے کر بال اُگنے کی جگہ ماتھے کے اوپر تک (جہاں سے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں) مسح کرے۔ دو انگلیوں سے مسح کرنا کافی نہیں ہے۔ پھر دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کا مسح کرے اور بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا مسح کرے۔ پاؤں کا مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اپنی ہتھیلی پاؤں کی انگلیوں کے سِرے پر رکھ کر ٹخنے والی اُونچائی تک گھسیٹتا ہوا لے جائے۔ سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ صرف ہاتھ حرکت کرے سر اور پاؤں حرکت نہ کریں۔

مبطلات وضو

سات چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) منی نکلنا

(۴) ریح (مقام پاخانہ سے گیس نکلنا)

(۵) نیند جو عقل کو زائل کر دے

(۶) مستی (۷) بے ہوشی۔

اگر ہڈی ٹوٹ جانے یا زخم آنے کی وجہ سے انسان نے کوئی لیپ یا پٹی باندھی ہو اور زخم والی جگہ پر پانی پڑنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہو یعنی جہاں پٹی یا لیپ نہیں ہے اُسے تو دھو ڈالے۔ اور جس جگہ کو دھو نہیں سکتا اس مقام پر صرف تر ہاتھ پھیر دے ایسی صورت میں وضو صحیح ہوگا۔ عورت کو اگر خون حیض، نفاس، یا استحاضہ آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اگر سر کے بالوں میں تیل وغیرہ کی چکناہٹ ہو تو وضو کرنے سے پہلے چکناہٹ دور کرے پھر مسح کرے فقط پونچھ دینا کافی نہیں ہے۔

بہتر ہے منہ اور ہاتھوں کو ایک مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئیں اگر دو مرتبہ دھوئیں گے تو دوسری مرتبہ کا پانی آب وضو نہ ہوگا اور اس سے مسح نہ ہو سکے گا۔ وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو کو کپڑے سے صاف نہ کریں۔

اذان و مؤذن کی فضیلت

آسمان پر فرشتوں میں سب سے پہلے مؤذن حضرت جبرائیل علیہ السلام اور زمین پر انسانوں میں سب سے پہلے مؤذن جناب بلالؓ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ مؤذن کی فضیلت کے بارے آئمہ معصومینؑ سے بہت زیادہ روایات منقول ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے کسی شہر میں ایک سال تک اذان دے اس پر جنت واجب ہے۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سات سال خدا کی خاطر اذان دے تو روز قیامت بغیر کسی گناہ کے حاضر ہوگا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اذان دے تو خدا تعالیٰ اُسے چالیس ہزار شہداء اور چالیس ہزار صدیق کا ثواب عطا کرے گا اور اس کی شفاعت سے میری اُمت کے چالیس ہزار گناہگار افراد جنت میں داخل ہوں گے...... الی الآخر

رسولِؐ خدا نے فرمایا: اذان و اقامت کہنے والے شخص کے لیے وہی ثواب ہے جو خدا کی راہ میں خون میں نہائے ہوئے شہید کا ثواب ہے۔ میں نے عرض کیا: (مولا علیؑ فرماتے ہیں) یا رسولؐ اللہ! لوگ تو اذان و اقامت

کے لیے آپس میں لڑیں گے؟ فرمایا: ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ ایک زمانہ آئے گا کہ اذان کی ذمہ داری ضعیف لوگوں کو سونپ دی جائے گی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مؤذن کے گوشت کو آتش جہنم پر حرام قرار دیا ہے۔ (بحوالہ وسائل الشیعہ ابواب الاذان والاقامۃ)

رسولِ پاکؐ نے فرمایا: اذان میری اُمت پر اتمام حجت کا وسیلہ ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مریض کو چاہیے کہ جب نماز کا ارادہ کرے تو وہ شخص اذان و اقامت کہے۔ کیونکہ اذان و اقامت کے بغیر نماز درست نہیں ہے۔ (اذان شعائر اسلام، ندائے ولایت، ص ۱۷)

جو شخص اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس پر شیطان غالب نہیں آسکتا اور شیطانی وسوسہ سے دور رہتا ہے۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اسکے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے کیونکہ اس کے ذریعے بچہ شیطانِ رجیم کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ (وسائل الشیعہ)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بے اولاد اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان کہے تو صاحب اولاد ہوگا۔ (بحوالہ جامع احادیث الشیعہ)

آئمہ معصومینؑ نے اذان و اقامت کا جو طریقہ بتایا ہے وہ درج ذیل ہے:

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نوٹ: اذان و اقامت باوضو دینی چاہیے۔

اذان کے بیس جملے ہیں۔ یاد رہے اذان واقامت میں وحدانیت ورسالت کی گواہی کے ساتھ ولایت علیؑ کی گواہی واجب اور لازم ہے اس پر مکمل بحث ان شاءاللہ آگے آئے گی۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِنَ اَلنَّوْمِ کا صبح کی اذان میں کہنا نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے اسے مسلمانوں کے خلیفہ ثانی حضرت عمر نے ایجاد کیا تھا جیسا کہ اہلسنت کی کتاب الفاروق، صحیح بخاری میں درج ہے پس مذہبِ اہلِ بیتؑ کے نزدیک یہ جملہ بدعت ہے۔ اذان واقامت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللہِ، بِسْمِ اللہِ اور اذان کے بعد کوئی دعا پڑھنی چاہیے:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

اقامت

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ

اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللہِ

وَاَوْلَادَہ الْمَعْصُوْمِیْنَ حُجَجُ اللہِ عَلَی الْخَلْق

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ (کل فصول اقامت 19 ہیں)

تیمم

چند صورتوں میں تیمم واجب ہوتا ہے۔ جب باوجود تلاش کرنے کے پانی میسر نہ ہو یا صرف اتنا پانی ہو کہ پی لیا جائے اور وضو کرنے کی صورت میں پیاسا رہ جانے سے موت کا خوف ہو بیماری یا زخم کی وجہ سے پانی سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو جب نماز کا وقت اتنا رہ گیا ہو کہ اگر وضو کرے گا تو نماز کا وقت نکل جائے گا۔ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول انسان نیت کرے کہ تیمم کرتا ہوں یا کرتی ہوں بدلے وضو کے وَاجِبٌ قُرْبَةً اِلَی اللہ پھر فوراً دونوں ہاتھ پاک زمین یا مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر دونوں ہتھیلیوں سے سر کے بال اُگنے کی جگہ سے پوری پیشانی کا مسح کرے اور ناک کے اُوپر والے سرے سے نیچے کی جانب اس طرح کھینچے کہ تمام پیشانی دونوں طرف سے اور دونوں بھنویں ہاتھ کے نیچے آجائیں پھر دوبارہ ہاتھ زمین پر مارے اور ہاتھ جھاڑ کر ہاتھ کی پشت پر کلائی (گٹے) سے لے کر انگلیوں کے سِرے تک مسح کرے۔ پہلے دائیں ہاتھ کا پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرے اگر غسل کے بدلے تیمم ہو تو دو ضربی تیمم کرے یعنی دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارے ایک دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی، کنپٹی اور ابروؤں کا مسح کرے اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی پشت کا گٹوں سے انگلیوں

کے سرے تک مسح کرے۔ تیمم میں ترتیب و موالات کا بجالانا واجب ہے اور تیمم خود بجالائے ہاں اگر خود تیمم بجالانے سے معذور ہے تو دوسرا شخص تیمم کراسکتا ہے۔

احکامِ نماز

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جن اعمال کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان سب میں افضل ترین عمل نماز ہے جو انسان کو یاد دِلاتی ہے کہ وہ کسی کا بندہ ہے۔ کسی کا پیدا کیا ہوا ہے اور کسی کا محتاج ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (القرآن)

"نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ"۔

مسلمان اور مشرک کے درمیان ایک فرق نماز کا ہے اور حدیث میں ہے کہ اگر نماز قبول ہوئی تو باقی اعمال بھی قبول ہوں گے اگر نماز کو سبک و خفیف (حقیر، بے وقعت) جان کر اس کی پرواہ نہ کرے وہ ہمارا شیعہ نہیں اور ہماری شفاعت اس کو نہیں پہنچ سکتی اس سے نماز کی اہمیت و عظمت روز روشن کی طرح واضح ہے۔

رسولِ پاکؐ نے فرمایا: ہر چیز کے لیے ایک زینت ہے اسلام کی زینت نمازِ پنجگانہ ہے۔ ہر چیز کا ایک رکن ہے مومن کا رکن پانچوں وقت کی نماز ہے۔ ہر چیز کے لیے ایک چراغ ہے اور مومن کے دل کا چراغ نماز پنجگانہ ہے۔ ہر شئے کی ایک قیمت ہے اور جنت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے۔

توبہ کرنے والے کی توبہ، مال، رزق میں برکت چہرے کی رونق مومن کی عزت رحمتوں کا نزول دعا کی قبولیت اور گناہوں کا کفارہ یہی نماز ہے۔اور نماز کی قبولیت کی شرط ولایت علیؑ ہے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں: ”میں مومنین کی نماز ہوں“۔

نمازِ جماعت

نماز پنجگانہ کا جماعت سے پڑھنا مستحب ہے خصوصاً صبح، مغرب و عشاء کے بارے زیادہ تاکید کی گئی ہے منقول ہے کہ عالم دین کے پیچھے ایک نماز پڑھنا ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ روایت میں ہے کہ جبرائیلؑ امین سے رسول پاکؐ نے پوچھا کہ میری اُمت کے واسطے جماعت میں کیا ثواب ہے تو جواب ملا کہ اگر دو شخص نماز با جماعت پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ہر شخص کو ہر رکعت کے بدلے ڈیڑھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اگر دس آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں تو ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے بدلے چھہتر ہزار آٹھ سو(76800) نمازوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اگر دس افراد سے زیادہ ہو جائیں تو ثواب کی یہ حالت ہے کہ اگر تمام انسان اور جنات اور فرشتے لکھنے والے ہوں آسمان کاغذ بن جائے تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا سیاہی بن جائیں پھر بھی نماز باجماعت کا ثواب لکھنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ یاد رہے سنتی نمازیں باجماعت نہیں پڑھی جاسکتی سوائے نماز استقاء کے جو طلب بارش کے لیے پڑھی جاتی ہے اور نماز عیدین کہ ان کا جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے بلکہ اگر اکیلے پڑھ لی ہو تو دوبارہ جماعت سے

پڑھنا مستحب ہے۔ یاد رہے نماز باجماعت کے لیے پیش نماز کا حلالی ہونا شرط ہے۔ حرام زادے کے پیچھے نماز باطل ہے اور جو شخص عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہِ کی گواہی اذان واقامت اور نماز میں دیتا ہو مومنین پر واجب ہے کہ اس کی اقتداء میں نماز جماعت جمعہ وعیدین پڑھیں۔

اہل بیتؑ کے دشمن، فاسق فاجر، بے وقوف کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، جسے جزام اور برص کی بیماری ہو یا اندھا ہو، جو اہلبیتؑ کے دشمنوں پر تبرّا نہ کرتا ہو، جس کو نماز پڑھنے والے نہ پہچانتے ہوں، جو اپنے پیچھے نماز پڑھنے والوں سے زیادہ عالم نہ ہو۔ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

جن چیزوں سے نماز ٹوٹتی ہے

پیشاب پاخانہ (ریح) گیس کا خارج ہونا۔ قہقہہ لگا کر ہنسنا۔ نماز کے دوران کعبہ سے منحرف ہو جانا نماز کے دوران کسی کی طرف متوجہ ہونا یا بات کرنا۔ نماز کے دوران نیند کا آجانا۔ تکلیف سے کراہنا۔ سورۂ فاتحہ کے بعد جان بوجھ کر آمین کہنا۔ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا، بحالت نماز کھانا پینا، ہر وہ فعل انجام دینا جو منافی نماز ہو، سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

نمازِ تہجد

رسولِ خدا کا فرمان ہے کہ نماز شب (نماز تہجد) پڑھنے والا بے شمار اجر وثواب کا مستحق ہے جو شخص نماز شب پڑھے گا۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ اللہ اُسے وہ چیزیں عطا کرے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی نہ کسی کان نے سُنی ہوں گی۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: بندہ مومن کا شرف نماز شب میں ہے۔ نماز تہجد گیارہ رکعت ہے آٹھ رکعت نماز تہجد کی نیت سے دو رکعتیں کر کے پڑھے دو رکعت نماز شُفع ہے ایک رکعت وِتر ہے یہ نماز سنت ہے اس کے پڑھنے کا وقت نصف شب کے بعد سے لے کر طلوع صبح صادق

تک ہے۔

اس کا طریقہ کار یہ ہے:

نیت: دو رکعت نماز تہجد پڑھتا یا پڑھتی ہوں: سُنت قُربَۃً اِلَی اللہ ، اَللہُ اَکبَر پھر صبح کی نماز کی طرح دو دو رکعت کر کے بجالائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون پڑھے۔

نمازِ شُفع

آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے پڑھنے کے بعد نیت کرے دو رکعت نماز شُفع پڑھتا ہوں سُنّت قُربَۃً اِلَی اللہ ، اَللہُ اَکبَر سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ توحید قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھیں دونوں رکعتوں میں پھر رکوع سجود تشہد سلام پڑھیں۔ نماز کے بعد تسبیح حضرت زہراؑ پڑھ کر دعا مانگیں۔

نمازِ وتر

ایک رکعت نماز وتر پڑھتا ہوں: سُنت قُربَۃً اِلَی اللہ اَللہُ اَکبَر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ تین مرتبہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تین مرتبہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اگر تین مرتبہ نہ پڑھ سکے تو کم از کم ایک دفعہ پڑھ کر دعائے قنوت پڑھے دعائے ظہورِ امامِ زمانہ

پڑھے اور تین سو دفعہ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ پڑھ کر چالیس زندہ و مُردہ مومنین کے لیے دعا کرنے کے بعد رکوع کر کے دو سجدے بجالائیں پھر تشہد پڑھ کر سلام پڑھیں پھر تسبیح پڑھیں اور دعا پڑھیں۔

نیت و تکبیرۃ الاحرام

ضروری ہے کہ عمل کی تعیین اور قصد قربت ہو یعنی نماز کا قُربَۃً اِلَی اللہ بجالانے کا قصد ہو اور زبان سے ادا و قضا واجب یا سنت ادا کے الفاظ جاری کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں یہ نیت کرے: "نیت کرتا ہوں یا کرتی ہوں چار رکعت نماز ظہر۔ وَاجِب قُربَۃً اِلَی اللہ، اَللہُ اَکبَرُ نیت کرتے وقت انسان حالت قیام میں حالت سکون سے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے تک اٹھائے اس طرح کہ دونوں ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور اسی حالت میں نیت کے بعد اَللہُ اَکبَرُ کہے، اَللہُ اَکبَرُ بلند آواز سے کہا جاتا ہے اور اسے تکبیرۃ الاحرام کہتے ہیں اگر کوئی شخص نیت کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہنا بھول جائے تو اس کی نماز باطل ہوگی عورت کو چاہیے کہ تکبیرۃ الاحرام بلند آواز سے نہ کہے بلکہ آہستہ سے کہے۔

قرأت: قرأت کے معنی ہیں پڑھنا۔ جب انسان نیت کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہہ لے تو اس کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے اور

سورۂ فاتحہ کے ساتھ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لازمی پڑھے۔ نماز سے بسم اللہ کو فرعونِ شام نے مولا علیؑ کی دشمنی میں نکلوایا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ○ پڑھے۔

اس کے بعد کوئی سا سورۃ پڑھے سورۃ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ یعنی:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِنَّآ أَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ○ وَمَآ أَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ○ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ أَلۡفِ شَھۡرٍ ○ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡھَا بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ مِّنۡ کُلِّ أَمۡرٍ ○ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ○ پڑھے۔

اسے سورۂ قدر کہتے ہیں یا سورۂ کوثر پڑھے یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ○ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الۡاَبۡتَرُ ○

صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی پہلی دو رکعت کی قرأت بلند آواز سے کرے۔ مغرب کی تیسری رکعت عشاء کی چوتھی رکعت اور ظہر و عصر کی

چاروں رکعت آہستہ پڑھنی ہوتی ہیں اس لیے قرأت بھی آہستہ کرے لیکن بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو بلند آواز سے پڑھنا ہے البتہ عورت تمام نمازیں حتیٰ کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو بھی آہستہ سے پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ توحید یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ○ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ پڑھنا لازمی ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بغیر قرأت کے نماز نہیں ہوتی اگر باجماعت نماز پڑھ رہا ہو تو سورۂ فاتحہ کے تمام ہونے پر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کہنا چاہیے اور آمین ہرگز نہیں کہنا چاہیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہر سورۃ کے ساتھ پڑھنا لازمی ہے سوائے سورۂ توبہ کے کیونکہ بسم اللہ تمام سورتوں کا جزو ہے۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے یعنی اس کے بعد کوئی اور سورہ نہ پڑھے اور اگر بہت جلدی میں ہو تو سورۂ فاتحہ کی بجائے صرف سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھ لے۔ لیکن عام حالات میں سورۂ حمد ہی پڑھنی چاہیے۔ قرأت کا صحیح طور پر ادا کرنا واجب ہے۔

رکوع

نماز کا پہلا بڑا فریضہ رکوع ہے۔ جب انسان سورۂ فاتحہ اور دوسری

سورۃ کی قرأت کے بعد دونوں ہاتھ چہرے تک بلند کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے
اور پھر رکوع میں جائے۔ یاد رہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے بعد تھوڑا ٹھہر کر رکوع
میں جائے اور یہ لازم ہے۔ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع
واجب ہے۔ رکوع جھکنے کو کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ انسان جھک کر
اپنے دونوں گھٹنوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اندر کی طرف دبائے اور
داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے پہلے گھٹنوں پر رکھے۔ اپنی کمر کو تان کر بالکل
سیدھی کر لے اور گردن کو آگے کی طرف بڑھا لے۔ اور پشت ایسی ہموار
رکھے کہ اگر پانی کا قطرہ بھی پڑے تو پشت پر ٹھہر جائے۔ نگاہیں پاؤں کے
درمیان رکھے اور رکوع میں یہ پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہ
ایک مرتبہ کہنا واجب اور اس سے زائد دو یا تین مرتبہ مستحب ہے لیکن بہتر
ہے کہ تین مرتبہ پڑھے پھر درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ
مُحَمَّدٍ پڑھے۔ اس کے بعد یکدم سجدے میں نہ چلا جائے بلکہ سیدھا کھڑا ہو
جائے جس حالت میں رکوع سے پہلے کھڑا تھا ایک سانس کے لیے کھڑا رہے
اور اس کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور دونوں ہاتھ چہرے تک
بلند کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اس کے بعد سجدے میں جائے۔ اس طرح
کہ پہلے ہاتھ زمین پر رکھے اور گھٹنے بعد میں، عورت کا رکوع یہ ہے کہ وہ اپنے
دونوں ہاتھ گھٹنے سے اُوپر اپنی رانوں پر رکھے اور سجدے میں جاتے وقت

ہاتھوں کے بل سجدے میں نہ جائے بلکہ گھٹنوں کے بل جائے۔ اور انتہائی
آہستگی کے ساتھ بیٹھے اور اپنے جسم کو ظاہر نہ ہونے دے۔ نماز میں اپنی
آنکھوں کو بند نہ کریں۔

سجود

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں اور یہ دونوں
سجدے مل کر نماز کا رکن ہیں۔ ان کو چھوڑ دینے سے خواہ عمداً یعنی جان بوجھ
کر یا سہواً یعنی بھول چوک سے نماز باطل ہو جاتی ہے، سجدے کے دوران
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ ایک مرتبہ پڑھنا واجب اور اس سے زیادہ
پڑھنا مستحب ہے بہتر ہے کہ یہ ذکر تین مرتبہ پڑھے اس کے بعد اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ یاد رہے اعضاء
سجدہ سات ہیں یعنی جسم کے وہ حصے جنہیں دورانِ سجدہ زمین پر رکھنا واجب
ہے اور اگر ان میں سے ایک بھی حصہ زمین پر لگنے سے رہ گیا تو نماز باطل
ہو جائے گی:

(۱) پیشانی (۲) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں (۳) دونوں گھٹنے
اور (۴) دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔ ناک کو زمین پر رکھنا ہمارے آئمہ کرام کو
بہت محبوب ہے اس لیے ناک زمین پر رکھنا اگرچہ واجب نہیں ہے مگر محبت

کے اعتبار سے اتنا ہی اہم ہے جتنا دیگر اعضاء سجدہ کو زمین پر رکھنا ان اعضاء کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ مثلاً کہنیاں، سینہ اور پیٹ وغیرہ ہرگز زمین پر نہیں رکھنا چاہیے البتہ سجدہ شکر جو نماز کے آخر میں کرتے ہیں جو مستحب سجدہ ہے کرتے وقت کہنیاں سینہ اور پیٹ زمین سے ملا دینا چاہیے۔ بنیادی طور پر سجدہ مٹی پر ہوتا ہے خاص طور پر خاکِ کربلا پر سجدہ انتہائی افضل ہے اور بے پناہ ثواب کا باعث ہے اور جب تک سجدہ کا ذکر ختم نہ ہو جائے سجدہ کے ساتوں اعضاء اپنے اپنے مقام پر رکھے رہے انہیں حرکت نہ دے۔ مرد کا پہلے ہاتھ زمین پر لے جانا اور عورت کا پہلے اپنے گھٹنے بیٹھ کر پہنچانا ضروری ہے۔ بوقت سجدہ ہاتھوں کا قبلہ رخ اور کانوں کے برابر رکھنا انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں عورت سجدہ کرے تو وہ سکڑ جائے اور اپنے اعضاء کو ملا لے جبکہ مرد سجدہ کرے تو پھیل جائے (عورت ایک سجدے کے بعد اس طرح بیٹھے کہ اس کے پاؤں کے تلوے زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے ہوئے ہوں) جب پہلے سجدے سے سر اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر بیٹھے تو بحالت تورّک یعنی دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے سے ملا کر بائیں ران پر بیٹھے اور دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ تین مرتبہ

پڑھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر بیٹھ جائے اور پھر بِحَوْلِ اللّٰہِ قُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ پڑھتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور ہر نماز کی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ توحید قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنے کے بعد قنوت پڑھے۔

قنوت

جب دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ توحید قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرے تک بلند کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ کے سامنے دعا کے لیے پھیلا لے اور اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملا کر رکھے۔ اس عمل کو قنوت کہتے ہیں قنوت میں اتنا پڑھ لینا کافی ہے۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اور اگر نمازی قنوت میں دعا ظہور امام زمان عجل اللہ پڑھے تو سب سے بہتر ہے قنوت پڑھ لینے کے بعد چہرے تک دونوں ہاتھ لے جائے۔ اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائے اور پھر سجدہ میں جائے اور ذکرِ سجدہ پڑھے۔

تشہد

نمازِ صبح کی دوسری رکعت میں آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور نمازِ ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ

ہونے کے بعد اور نماز مغرب کی تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد اور ظہر عصر، عشاء کی نماز کی چوتھی رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد تشہد پڑھنا واجب ہے، تشہد کے معنی ہیں گواہی دینا۔ اور تشہد میں مرد اور عورت اس طرح بیٹھیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے اپنے ہاتھ رانوں پر ہوں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور نگاہ سجدہ گاہ یا گود کی طرف رہے۔

پھر یہ تشہد پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَ اَوْلَادَہٗ الْمَعْصُوْمِیْنَ حُجَجُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

یہ واضح رہے کہ تشہد میں محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنا واجب ہے اور جان بوجھ کر اسے ترک کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ یاد رہے کلمہ اذان و اقامت اور تشہد نماز میں عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ قرآن اور معصومین علیہم السلام کے فرمان اور فتاوٰی علماء متقدمین و متاخرین سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ساتھ مولا علیؑ و اولاد علیؑ کی ولایت کی گواہی لازم و ملزوم ہے اور گواہی نہ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ

معصومینؑ نے خود فرمایا ہے کہ ولایت و امامت آئمہؑ کے بغیر اعمال باطل ہیں۔ (وسائل الشیعہ)

جس طرح معصومینؑ کے فرامین سے ثابت ہے مزید حوالہ جات ہم نے اس کتاب میں تحریر کر دیئے ہیں۔

سلام

نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد اس طرح سلام پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

سلام اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (فرمانِ امام صادقؑ، فرمانِ امام رضاؑ)

سلام پڑھنے کے بعد تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ تینوں مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا ضروری ہے بعض لوگ جو ہاتھوں کو رانوں پر رکھے ہلاتے ہیں تو یہ طریقہ غلط ہے۔

تسبیح سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا

مولا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح صدیقۃ الکبریٰ فاطمۃ الزہرا پڑھنا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے۔

پہلے 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، پھر 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھے۔ اور مستحب ہے کہ خاکِ شفاء تربت امام حسینؑ کی تسبیح پر پڑھے روایت میں ہے کہ جب یہ تسبیح کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے چاہے وہ شخص غافل ہو مگر تسبیح ذکرِ خدا کرتی ہے اور اس کا ثواب اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

تسبیح کی ابتداء

جب جناب سیدہ زہراؑ بڑی ہوئیں تو بعض لوگوں نے رسول اکرمؐ کی خدمت میں جناب سیدہؑ کی خواستگاری کی جسارت کی رسولؐ پاک نے سب کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا میں اس بارے اللہ کے حکم کا محتاج ہوں پھر اللہ کا حکم ہوا کہ جس کے گھر آسمان سے ستارہ اُترے گا اسی گھر میں سیدہ زہراؑ کی شادی ہوگی۔ اللہ نے ستارہ بھیجا جب ستارہ آسمان سے روانہ ہوا بی بی پاکؑ نے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا شروع کیا ستارے نے مدینہ کا طواف کیا اور مولا علیؑ کی دہلیز مبارک پر سجدہ ریز ہوا تو جناب سیدہؑ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا شروع کیا پھر ستارے نے واپس پرواز شروع کی تو بی بی پاک نے سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھا۔ جب ستارا ٹوٹا مدینے کا طواف کیا پھر واپس آسمان پر گیا اتنی دیر میں بی بی زہراؑ نے 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے تسبیح زہراؑ کا نام دے دیا۔

سجدۂ شکر

ہر نماز کی تعقیبات کے بعد سجدہ شکر بجالانا سنت مؤکدہ ہے سجدہ شکر کی کیفیت یہ ہے کہ ساتوں اعضاء پر جو سجدہ کیلئے مقرر ہیں سجدہ کرے۔ بلکہ مستحب ہے کہ ہاتھوں کو کہنی تک اور شکم و سینہ کو بھی زمین تک پہنچائے۔ پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ پڑھے: اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ۔ پھر داہنا رخسار سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھے یَا اَللّٰہُ، یَارَبَّاہُ، یَا سَیِّدَاہُ۔ پھر بایاں رخسار سجدہ گاہ پر رکھ کر پڑھیں تین مرتبہ عَفْوًا لِلّٰہِ پھر دوبارہ پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر شُکْرًا لِلّٰہِ تین مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد اپنا سر اُٹھا لے۔ اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کر کے رحمت للعالمین سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پڑھے۔

سلام: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بَاعِثَ الْھُدٰی اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اور امام حسینؑ کی زیارت کربلا کی طرف منہ کرکے اسی طرح پڑھے:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللہِ الْحُسَیْنِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللہِ الثَّقْلَیْنِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَنْصَارَ اللہِ وَاَنْصَارَ الْحُسَیْنِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاس، اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضرت امام رضا علیہ السلام کے مزار کی جانب رخ کرکے اس طرح زیارت پڑھیں:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَاءِ وَ الْفُقَرَاءِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا شَمْسَ الشُّمُوْسِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ

یَا اَیُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی آبَائِکَ السَّبْعَةِ وَاَبْنَائِکَ الْاَرْبَعَةِ وَ رَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

امام زمانہ عجل اللہ کی زیارت بیت اللہ کی طرف منہ کرکے اس طرح پڑھے:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَان، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عَزَاءِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلامِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا دَافِعَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا قَامِعَ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَان عَجَّلَ اللہُ تَعَالٰی فَرَجَکَ وَسَهَّلَ اللہُ تَعَالٰی مَخْرَجَکَ وَظُهُوْرَکَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

نوٹ: مولوی ڈھکو لکھتا ہے کہ ہندو پاک میں یہ رسم ہے کہ ہر فریضہ نماز کے بعد اور مجالس کے بعد تین یا چار زیارتیں روز پڑھی جاتی ہیں اس کا کوئی عملی ثبوت نہیں ملتا لہٰذا یہ التزام صحیح نہیں۔ (اصلاح الرسوم 118)

ہم نے معصومینؑ کے فرامین تحریر کرکے ثابت کردیا ہے کہ نام نہاد فسادی مُلّاں ڈھکو خبیث کا مطالعہ کتنا ہے۔ تاکہ ہر شخص پر واضح ہوجائے کہ اس فسادی مُلّاں کا فتویٰ سینہ گزٹ ہے۔

یہ زیارتیں (سلام) معصومینؑ کے فرامین سے ثابت ہیں۔

احکامِ سجدہ

جن امور کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ وہ پانچ یہ ہیں:

۱ کلام بے جا کرنا یعنی قرآن وذکر ودعا کے علاوہ نماز میں بُھول کر کلام کرنا

۲ بُھول کر سلام پڑھنا بے محل۔

۳ ایک سجدہ بُھول کر چُھوٹ جائے اور اس کے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو۔

۴ دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہونے کی صورت میں ان پانچ صورتوں کے سوا کسی کمی یا زیادتی کے لیے سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ اور ہر واجب رکن کی بھول کر کمی یا زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو بجالائے مثلاً رکوع یا سجدہ میں بھول گیا اُٹھنے کے بعد یاد آئے تو رکوع سے فارغ ہونے کے بعد جب کھڑا ہو تو پڑھ لے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے اول نیت کرے سجدہ سہو کرتا ہوں یا کرتی ہوں قُربَةً اِلَی اللهِ اَللهُ اَکبَر پھر سجدہ میں جائے اور یہ پڑھے بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ وَصَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد پھر اُٹھ کر بیٹھے اور دوسرے سجدے میں جا کر یہی ذکر پڑھے دونوں سجدے کرنے کے بعد تشہد وسلام پڑھے۔

روزہ

روزہ رکھنے کی نیت جو کہ مشہور ہے:

وَبِصَومِ غَدٍ نَوَیتُ مِن شَهرِ رَمَضَان

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ واجب روزے کی زوال سے پہلے کسی بھی وقت نیت کی جا سکتی ہے۔ اگر انسان کو شک ہو کہ آج کا دن شعبان کا ہے یا رمضان کا اور انسان روزہ رکھ لے تو اگر وہ دن شعبان کا تھا تو یہ سنتی روزہ ہوگا۔ اگر وہ دن ماہ رمضان کا تھا تو یہ روزہ توفیقی ہوگا۔ اور اس پر رمضان کے روزے کی قضا نہ ہوگی جو شخص ماہ رمضان میں جان بوجھ کر ایک دن بغیر کسی عذر (مجبوری) کے روزہ نہ رکھے اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ دو مہینے مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کرے اور اسی حالت میں انزالِ منی ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے اور وہ مسلسل دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر قے (اُلٹی) کرے تو اس پر روزے کی قضا واجب ہے لیکن اگر بلا قصد قے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کھانے پینے، عورت سے ہم بستری کرنے اور پانی میں غوطہ لگانے سے روزہ

ٹوٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، رسول اکرمؐ اور آئمہ طاہرینؑ پر جھوٹ اور افتراء پردازی (یعنی ان سے منسوب کر کے) کوئی جھوٹی بات کہنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص وضو کے لیے کلی کر رہا ہو اور سہواً پانی حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ روزہ میں پھول خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔ روزہ دار اگر بلغم یا تھوک نگل لے تو کوئی حرج نہیں ۔ اگر روزہ دار کو سوتے ہوئے دن میں احتلام ہو جائے تو اسے چاہیے غسل کر کے روزہ پورا کرے اس کا روزہ صحیح ہے۔ جو شخص رات کو محتلم ہو جائے یا اپنی بیوی سے ہم بستری کرے تو اسے چاہیے کہ سحری (کھانا کھانے) سے پہلے غسل کرے اس کے بعد روزہ رکھے۔ اگر یہ شک ہو رمضان کا چاند نظر آیا یا نہیں تو خوف اور تقیہ کی صورت میں حکمرانوں کے طرزِ عمل کو دیکھا جائے گا اگر انہوں نے روزہ رکھا ہے تو روزہ رکھے اگر انہوں نے افطار کیا تو افطار کرے۔ سنت ہے نماز مغرب پڑھ کر روزہ افطار کرے لیکن اگر بھوک پیاس زیادہ ہو جس کی وجہ سے نماز میں اچھی طرح توجہ نہ دے سکے تو بہتر ہے نمازِ مغرب سے پہلے اذانِ مغرب کے بعد روزہ افطار کر لے۔

رسولِ پاکؐ نے فرمایا: جو شخص حلال خرمے سے روزہ افطار کرے اس کی نماز جر و ثواب میں چار سو نمازوں کے برابر ہے جو شخص بوقت افطار کسی مسکین کو ایک روٹی دے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانی سے روزہ افطار کرنا قلب کے گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ افطار کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

یہ دعا پڑھ کر نمک کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرے۔ روزہ دار، روزہ رکھ کر سو جائے تو اللہ عبادت میں شمار کرتا روزہ کی حالت میں سانس لینا بھی عبادت ہے روزہ فقط یہ نہیں کہ طلوع صبح صادق سے لے کر مغرب (رات) تک بھوکا پیاسا رہ جائے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھے اور اطاعت خداوندی میں دن گزارے۔

ضروری وضاحت: عورتوں کے لیے ایام حیض میں نماز یا روزہ چاہے واجب ہو یا مستحب صحیح نہیں ہے ہاں بعد میں واجب روزہ کی قضا واجب ہے۔ اگر عورت حیض یا نفاس سے اذان سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ غسل کر کے روزہ رکھے۔ اگر روزہ دار عورت کو دن میں یا غروبِ آفتاب کے قریب ہی حیض آجائے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ وہ روزہ توڑ دے۔

اعمال شب قدر

شب قدر بڑی بابرکت اور فضیلت والی رات ہے اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے یہ وہ رات ہے جس میں تمام امور مال، اولاد، بیماری، تندرستی، عزت، ذلت، موت وحیات وغیرہ مقدر ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہر مومن کو چاہیے شب بیداری کرے اور رات بھر ملائکہ امام زمانہ عجل اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں مومن کو چاہیے کہ عبادت، تلاوت قرآن اور نمازوں میں مشغول رہے شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں، اکیسویں اور تیئسویں رات سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا ان تینوں راتوں میں غروب آفتاب کے قریب غسل بجالائے اور بعد نماز مغربین اعمال بجالائے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا جو شخص شب قدر کو دو رکعت نماز بجالائے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ توحید قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا اور نماز سے فارغ ہوکر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے اپنے مقام سے نہ اٹھے گا کہ خدا تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دے گا اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ ان راتوں میں قرآن مجید ہاتھ میں لے اور کھولے اپنے منہ کے سامنے رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیْهِ وَفِیْهِ

اسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَآئُكَ الْحُسْنٰى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْ عُتَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِيَ حَوَآئِجِيْ لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

پھر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے ضرور پوری ہوگی اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن سر پر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ بِهٖ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهٗ فِيْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ

اس کے بعد دس مرتبہ پڑھے بِكَ يَا اَللّٰهُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِيٍّ دس مرتبہ بِفَاطِمَةَ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ دس مرتبہ بِالْحُسَيْنِ دس مرتبہ بِعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِجَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِمُوْسٰى ابْنِ جَعْفَرٍ دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ دس مرتبہ بِعَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اس کے بعد جو حاجت رکھتا ہو طلب کرے زیارت امام حسینؑ کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ سو (۱۰۰) رکعت نماز تینوں شب پڑھنا سنت ہے ان راتوں میں (۱۰۰) سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ پڑھے تلاوت قرآن میں مشغول رہے۔ جمعۃ الوداع کو نماز قضائے عمری پڑھی جاتی ہے۔

نماز قضائے عمری

امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے جس کی نمازیں چھوٹ گئی ہوں اور ان کی تعداد نہ جانتا ہو کہ کس قدر نمازیں قضا ہوئی ہیں اور نمازوں کے قضا ہونے پر پریشان ہو اور ممکن نہ ہو کہ بجا لا سکے گا۔ پس شب دوشنبہ (سوموار) کو پچاس رکعت نماز پڑھے ہر دو رکعت کے بعد سلام کہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار سورہ توحید قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ گیارہ مرتبہ پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو کلمہ استغفار پڑھے اور 100 مرتبہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود و سلام بھیجے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کا محاسبہ نہ کرے گا۔ حتیٰ کہ اگر 100 برس کی بھی نمازیں قضا ہوئی ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کی نماز ہائے فریضہ قضا ہوئی ہوں اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں پس اسے چاہیے کہ اس طرح چار رکعت نماز پڑھے کہ نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز بدلے اپنے تمام قضا نمازوں کی قُرْبَةً اِلَى اللهِ ، اَللهُ اَكْبَرُ ہر رکعت میں ایک بار اَلْحَمْدُ اور 25 مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اور ایک بار آیت الکرسی اور 15 مرتبہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ جب اس طرح نماز پڑھے گا تو ایک قول کے مطابق 200 سال کی قضا نمازوں کے برابر

ہے۔ دوسری روایت کے مطابق 600 اور 800 سال کی قضا نمازوں کے برابر ہے (بحوالہ مصباح کفعمی، حرز المومنین)

یاد رہے: بمناسبت شہادت امیر کائنات علیؑ عید کا دن نہایت سادگی سے منانا چاہیے اور خوشی نہیں کرنی چاہیے۔

فطرہ

فطرہ واجب ہے اور شریعت میں اس کی بہت تاکید ہے اور شرائط ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ جو شخص تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی نہ دے اور محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود نہ بھیجے اُس کی نماز قبول نہیں۔ اور جو جان بوجھ کر فطرہ ادا نہ کرے تو روزے قبول نہ ہوں گے۔ فطرہ ہر بالغ عاقل آزاد اور غنی (مال دار) شخص پر فرض ہے۔ یعنی سال بھر کے اخراجات رکھتا ہو خواہ نقد روپیہ ہو یا ملازمت ہو یا ایسا پیشہ ہو جو اس کے اخراجات کو پورا کر دیتا ہو پس جب یہ شرطیں اس میں پائی جائیں تو خود اپنا اور اپنے اہل وعیال کا فطرہ دینا اس پر واجب ہے۔ چاہے وہ بالغ ہوں یا نابالغ، آزاد ہو یا غلام، کنیز ہو یا مہمان اُن کا فطرہ ادا کرنا بھی واجب ہے۔ اگرچہ وہ مہمان عید والی رات ہی مہمان ہوا ہو۔ البتہ چاند دیکھنے کے بعد مہمان بنے تو اس کا فطرہ میزبان پر واجب نہیں اور میزبان فقیر ہو اور مہمان غنی ہو تو مہمان پر

اپنا فطرہ واجب ہے۔ فطرہ عید والی رات غروب آفتاب کے وقت واجب ہوتا
ہے۔ رات کو فطرہ علیحدہ کرے صبح نمازِ عید سے پہلے پہلے فطرہ ادا کردے۔
فطرہ کی مقدار ایک صاع ہے جو تقریباً سوا تین کلو کے برابر بنتا ہے احتیاطاً
ساڑھے تین کلو دینا بہتر ہے۔ اس قدر مقدار گیہوں (گندم) جو یا خرما
(کھجوریں) وغیرہ جو چیزیں کھانے میں زیادہ استعمال ہوتی ہوں۔

امامؑ کے فرمان کے مطابق فطرہ فقط اہلِ ولایت غریبوں کو دیا جائے۔
قریبی رشتہ دار غریبوں کو دوسروں پر ترجیح دی جائے اس کے بعد ہمسایہ غریب
کو دیا جائے فطرہ غیر سیّد کو دیا جائے ہاں سیّد، سیّد کو دے بھی سکتا ہے اور
لے بھی سکتا ہے۔ اگر زوجہ اپنا فطرہ فقیر شوہر کو دے تو جائز ہے۔ ایک محتاج
کو کم از کم ایک فطرہ سے کم نہ دیں۔

عید نماز

عید کی نماز کا وقت طلوعِ آفتاب سے لے کر زوال آفتاب تک ہے
تنہا بھی اور جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعت ہیں
یوں نیت کرے کہ دو رکعت نماز عید الفطر پڑھتا ہوں سُنَّت قُربَۃً اِلَی اللہ،
اَللّٰہُ اَکبَرُ کہہ کر نماز شروع کردے۔ عیدین کے خطبات نمازِ عید پڑھنے
کے بعد پڑھے جاتے ہیں خطبات آگے تحریر کردیئے گئے ہیں۔

پہلا خُطبہ عید الفطر

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکبَرُ وَ لِلّٰہِ الحَمدُ اَللّٰہُ اَکبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰنَا وَلَہُ
الشُّکرُ عَلٰی مَا اَولٰنَا اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدٰنَا لِدِینِہٖ
الَّذِی ارتَضَاہُ وَسَبِیلِہِ الَّذِی اصطَفَاہُ وَنَصَرَنَا لِمَا
یُوجِبُ الزُّلفَۃَ لَدَیہِ وَالوُصُولَ اِلَیہِ فَاَمَرَنَا بِصِیَامِ
شَھرِ رَمَضَانَ الَّذِی اُنزِلَ فِیہِ القُراٰنُ وَجَعَلَ فِیہِ
لَیلَۃَ القَدرِ الَّتِی ھِیَ خَیرٌ مِّن اَلفِ شَھرٍ وَھُوَ شَھرُ
اللّٰہِ وَسَیِّدُ الشُّھُورِ وَ شَھرُ التَّوبَۃِ وَشَھرُ المَغفِرَۃِ
فَصُمنَا نَھَارَہُ وَقُمنَا لَیلَہُ عَلٰی تَقصِیرٍ وَاَدَّینَا فِیہِ مِن
حَقِّہٖ قَلِیلًا مِّن قَصِیرٍ حَتّٰی فَارَقنَا عِندَ تَمَامِ وَقتِہٖ
وَانقِطَاعِ مُدَّتِہٖ فَنَحنُ مُوَدِّعُوہُ وَدَاعَ مَن عَزَّ فِرَاقُہُ

عَلَيْنَا وَاَوْحَشْنَا اِنْصِرَافُهُ عَنَّا قَآئِلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا شَهْرَ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ وَيَاعِيْدَ اَوْلِيَآئِهِ الْاَعْظَمُ اَللّٰهُمَّ
فَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَاعْمُمْنَا بِعَافِيَتِكَ اَلَا اِنَّ هٰذَا
الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا وَجَعَلَكُمْ لَهٗ اَهْلًا
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ وَادْعُوْهُ
يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاَدُّوْا فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ
فَاَخْرِجُوْا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ عِيَالِكُمْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ
شَعِيْرٍ اَوْتَمْرٍ اَوْ عَوْزٍ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كَلَامُ اللّٰهِ
الْحَكِيْمِ ○ ﴿صلوات﴾

دوسرا خطبہ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ اَئِمَّتُنَا
اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ اِغْتِنَامِ طَاعَتِهٖ
وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِىْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْفَانِيَةِ
الْخَالِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّهْجُمَ عَلَيْكُمُ الْمَوْتُ الَّذِىْ لَا
مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفَرَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلِيٍّ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَ فَاطِمَةَ بِنْتِ
مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمَهْدِيِّ
الَّذِىْ بِبَقَآئِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى
وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ اللّٰهُ
الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَّعَجِّلْ
لَنَا اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرٰهُ
قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ ﴿صلوات﴾

عید الاضحیٰ

دس ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ یعنی عید قربان ہے یہ دن اور رات بہت مبارک ہیں ان میں جاگنے اور عبادت کی بہت تاکید ہے اس شب وروز میں غسل اور زیارتِ امام حسینؑ کی بہت تاکید ہے اور عید قربان کی نماز کی ترکیب بھی وہی ہے جو ماہ شوال میں عید الفطر کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ عید قربان کے روز قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک واجب ہے۔

ایک مرتبہ اُمہات المومنین میں سے حضرت اِم سلمہؓ رسولِ پاکؐ کی خدمت میں آئیں عرض کیا عید قربان ہے ہمارے پاس قربانی کے پیسے نہیں میں قرض لے کر قربانی کرسکتی ہوں حضرتؐ نے فرمایا ہاں قرض لے کر قربانی کرو یقیناً وہ قرض ادا ہو جائے گا قربانی کے لیے اونٹ گائے ہو تو مادہ بھیڑ بکری نر ہونی چاہیے گھر میں پلے ہوئے جانور کی قربانی مکروہ ہے اونٹ پانچ سال یا زیادہ کا ہو گائے یا بکری دو سال سے زیادہ کی ہو یا دو سال کی ہو۔ بھیڑ مکمل ایک سال کی ہو یا زیادہ کی ہو۔ جانور کے اعضاء میں کسی قسمِ کا نقص نہ ہو اندھا، کانا، لنگڑا، سینگ ٹوٹا کان کٹا ضعیف بیمار اور خَصّی نہ ہو۔ سنت ہے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر خود ذبح نہ کرسکے تو قصاب کے

ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔ ذبح یا نحر کرنے والا شخص مسلمان، مومن اور شیعہ اثناء عشری ہو کیونکہ دشمنِ اہل بیتؑ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں۔ عقل مند ہو چار گوں کو پے در پے کاٹے ایک غذا کا راستہ ایک سانس والی رگ تیسری اور چوتھی حلقوم کو گھیرنے والی رگیں کاٹے۔ ذبح کے وقت خدا کا نام لے یعنی بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح کرے۔ عام طور پر کوئی جانور بھی ذبح کرنے سے پہلے یہی مذکورہ تکبیر پڑھی جاتی ہے۔ ذبح کرنے والا آلہ لوہے کا اور تیز ہونا چاہیے۔ اور قبلہ رُخ ہو کر ذبح کریں جب تک جانور زندہ رہے سر تن سے جدا نہ کریں ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں اور قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

پس ذبح کرے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اور اگر کئی آدمیوں نے مل کر قربانی کی ہے تو یہ کہے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ بہتر یہ ہے کہ

ھم یا منّا کی جگہ قربانی کرنے والوں کا نام لے۔ جانور کی کھال وغیرہ مستحق کو دیئے جائیں۔ گوشت کے تین حصّے کرے ایک مساکین غریبوں کے لیے ایک حصّہ ہمسائیوں میں تقسیم کرے ایک حصّہ اپنے اہل و عیال کیلئے۔ اگر ایک آدمی تنہا قربانی کرنے پر قادر نہ ہو تو سات آدمی مل کر ایک جانور میں حصّہ ملا سکتے ہیں۔ عید کا دن نہایت سادگی سے منانا چاہیے کیونکہ ان ایام میں سفیر امام حسینؑ، جناب امیر مسلم بن عقیلؑ اور اس کی جوڑی، محمدؑ و ابراہیمؑ کی شہادتیں ہیں خاندان رسولؐ میں صف ماتم بچھی ہے۔ خطیب کو چاہیے کہ عید الفطر کی نماز سے پہلے یا بعد میں مصائب امیر المومنین علیؑ پڑھے اور عید الضحیٰ کے موقع پر مصائب امیر مسلمؑ یا شہادت محمدؑ و ابراہیمؑ بھی پڑھے جو کہ بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اور جناب ابراہیمؑ اور امام حسینؑ کی قربانیاں دینے کے مقاصد کو اُجاگر کیا جائے۔

پہلا خطبہ عید الاضحیٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدٰينَا اللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِىْ ابْتَلَى الْبَرَايَا

بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا لِئَلَّا يَبْطُلُ الْجَزَاءُ وَلِيَحْسُنُ الْعَطَاءُ فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَنَصَبَ هُدَاةَ خَيْرِ السُّبُلِ ضَعِيْفَةَ الْحَالَاتِ قَوِيَّةً فِىْ عَزَآئِمِ النِّيَّاتِ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُمْ اُوْلِىْ قُوَّةٍ شَدِيْدَةٍ فَظَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِيْنَ وَخَفَضَتْ لَهُمْ اَجْنِحَةُ الْمُتَكَبِّرِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَضَعَ الْبَيْتَ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَهُ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ كَآفَّةً وَّمَاْمَنًا لِلْعَاكِفِيْنَ وَالْعَابِدِيْنَ اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِىْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ ابْتَلَى اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذِبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِيْلَ فَرَاٰى الْخَلِيْلُ فِى الْمَنَامِ وَهُوَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَنَّهٗ لِوَلَدِهٖ ذَابِحٌ وَلِدَمِهٖ سَافِحٌ فَانْبَتَهٗ مِنْ رَّقْدَتِهٖ مَرْهُوْبًا وَّمِنْ مَّنَامِهٖ مَرْعُوْبًا فَقَالَ لِبَنِيْهِ اِنِّىْ اَرٰى فِى الْمَنَامِ عِيَانًا اَنِّىْ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى يَا سَيِّدَ الْوَرٰى فَقَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَلَا تَضُمُّ ثَوْبَكَ عَنْ دَمِىْ

لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّفِيْقَةُ اُمِّيْ وَاقْرَأْ عَلَيْهَا سَلَامِيْ مُنِيْعًا
وَارْدُدْ اِلَيْهَا قَمِيْصِيْ مُسَلِّيًا وَّقُلْ لَّهَا اِنَّ ابْنَكِ نَقَلَهُ
مَوْلَاهُ الْكَرِيْمُ اِلٰى دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِيْمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ
مَقَالَتُهُ وَانْتَهَتْ وَصِيَّتُهُ شَدَّهُ الْخَلِيْلُ شَدًّا وَّثِيْقًا
وَّاَضْجَعَهُ اِضْجَاعًا رَقِيْقًا فَاَقْبَلَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ عَاكِفَةً
وَّاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ رَاجِفَةً وَّالْمَلٰٓئِكَةُ
مُتَضَرِّعَةً وَالْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً وَّالسَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ
تَضِجُّ وَالْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَعِجُّ رَحْمَةً لِّلطِّفْلِ الصَّغِيْرِ
وَتَعَجُّبًا مِنْ صَبْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ فَنَادٰى اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ
وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ط فَنَهَضَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْخَلِيْلُ
بِالْفِدْيَةِ اِلٰى مَا آتَاهُ بِهٖ جِبْرِيْلُ مِنَ الْفِدْيَةِ فَذَبَحَهَا
قُرْبَانًا وَجَهَرَ عَلَيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ عِيَانًا فَاَحْسَنُ
الْحَدِيْثِ كَلَامُ اللّٰهِ الْحَكِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ○
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

(اس کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھیں)

دوسرا خطبہ عیدالاضحیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ
الْوَصِيِّيْنَ وَاَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ اَئِمَّتُنَا آ اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ
اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاغْتِنَامِ طَاعَتِهٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِيْ
هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْفَانِيَةِ الْخَالِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّهْجُمَ عَلَيْكُمُ الْمَوْتُ
الَّذِيْ لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفَرَّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْحَسَنِ

الْمَقْتُولِ بِسَمِّ الْجَفَا وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ بِكَرْبَلَا وَعَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ ذِی الْمِحَنِ وَالْعَنَاءِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ
عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ
الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِی بِبَقَائِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ
رُزِقَ الْوَرٰى اَللّٰهُمَّ تَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِدَوَامِ اِقْبَالِ مُشَيِّدِ
اَرْكَانِ مَعَالِمِ الشَّرْعِ وَالْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ
وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا
بِالْهُدٰی وَالْاِسْتِقَامَةِ وَ اَمْلَائْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ
وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ
الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ
وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ
يَاذَاالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط ﴿صلوات﴾

اقسام غسل واجب

(۱) غسل جنابت (۲) غسل حیض (۳) غسل نفاس (۴) غسل استحاضہ
(۵) غسل میت (۶) غسل مس میت (۷) غسل جو نذر، عہد، قسم کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔

غسلِ جنابت:

سوتے ہوئے یا جاگتے ہوئے قصداً یا مجبوراً جماع سے یا بغیر ہم بستری کے منی کا خارج ہونا جماع خواہ فرج (آگے) میں ہو یا دُبر میں منی خارج ہو یا نہ ہو فاعل ومفعول دونوں پر غسل کرنا واجب ہے۔

غسل کے دوطریقے ہیں: (۱) ترتیبی (۲) اِرتماسی۔

غسلِ جنابت ترتیبی:

سب سے پہلے سوکر اٹھنے کے بعد مرد چھوٹا پیشاب کرلے تاکہ باقی ماندہ نجاست کے قطرات باہر نکل جائیں اور مقامِ نجاست یعنی شرم گاہ کو اچھی طرح دھوڈالے تاکہ چکناہٹ وغیرہ دُور ہوجائے۔ اس کے بعد یوں نیت کرے۔ نیت کرتا ہوں یا کرتی ہوں غسل جنابت ترتیبی واجب قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ، سب سے پہلے ہاتھ دھوکر کلی وغیرہ کرنے کے بعد سر اور

گردن پر پانی ڈال کر اس طرح دھوئے کہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔ کانوں میں ہاتھ مارلے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ اس کے بعد داہنی طرف کے آدھے جسم کو گردن سے پاؤں کے تلوے تک پانی پہنچائے۔ پھر اسی طرح جسم کے بائیں حصّے پر پانی ڈالے۔ حتیٰ کہ پاؤں کے تلوے تک پانی پہنچ جائے ناف اور شرم گاہ کو دونوں مرتبہ دھولینا چاہیے۔ اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی، گھڑی یا چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوئی ہیں تو ان کو حرکت دے کر اُن کے نیچے بھی پانی پہنچا لینا چاہیے تاکہ جسم کا کوئی حصّہ خشک نہ رہ جائے۔ پھر ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی ڈال لے۔ مرد اور عورت کا غسل کا طریقہ یہی ہے فقط نیت کا فرق ہے عورت نیت کرے گی نیت کرتی ہوں غسل حیض یا نفاس یا استحاضہ یا جنابت قُرْبَةً اِلَی اللہ پھر غسل کرے۔

غسل اِرتماسی:

غسل اِرتماسی کرنے سے پہلے چھوٹا پیشاب کرلیں تاکہ نجاست کے قطرات نکل جائیں۔ اس کے بعد ایک ہی مرتبہ دریا یا نہر کے پانی میں غوطہ (ڈبکی) لگالیں تاکہ سارا جسم ایک ہی دفعہ دُھل جائے۔ پھر مقام نجاست کو یعنی شرم گاہ کو اچھی طرح دھو ڈالیں۔ غسل کرتے وقت نیت کریں کہ نیت کرتا ہوں یا کرتی ہوں غسل جنابت ارتماسی قُرْبَةً اِلَی اللہ۔

خونِ حیض:

جو خون عورتوں کو مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے اور اس کی مدت کم سے کم تین دن ہے اس سے کم ہو تو خونِ حیض نہیں ہے۔ اور ضروری ہے کہ تین دن تک مسلسل جاری رہے حتیٰ کہ راتوں کو بھی آتا رہے۔ خونِ حیض اکثر سیاہ یا سرخ اور گرم ہوتا ہے جس میں سوزش ہوتی ہے اور اُچھل کر نکلتا ہے۔

غسلِ استحاضہ:

اگر عورت کو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون آتا رہے تو اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔

استحاضہ کی تین قسمیں ہیں: ۱ قلیلہ ۲ متوسطہ ۳ کثیرہ

۱ قلیلہ:

شرمگاہ پر رکھی ہوئی روئی کے اندر خون جذب نہ ہو ہر نماز کیلئے وضو اور اس مقام کو پاک کرے۔

۲ متوسطہ:

روئی کے اندر خون جذب ہوجائے لیکن دوسری طرف نہ نکلے صبح کی نماز کے لیے غسل اور وضو کرے باقی ہر نماز کیلئے وضو کرے اور شرم گاہ کو

پاک کرے۔

③ کثیرہ:

روئی کے دوسری طرف خون ظاہر ہو جائے صبح کی نماز کیلئے ایک غسل ظہرین کیلئے ایک غسل مغربین کیلئے ایک غسل ساتھ وضو کرے اور مقام کو پاک کرے نمازوں میں فاصلہ نہ ڈالے۔

غسلِ نفاس:

اس خون کی وجہ سے یہ غسل واجب ہوتا ہے جو بچہ کے پیدا ہونے کے وقت یا دس روز تک عورت کو آتا ہے۔ اگر دس روز سے پہلے رک جائے تو اُس دن غسل کر کے نماز وغیرہ انجام دے سکتی ہے

یاد رہے: غسل کرنے سے پہلے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نمازِ پنجگانہ کی تعداد رکعات

روزانہ کی نمازوں کی رکعات کی تعداد درج ذیل ہے:

نماز فجر: یہ دو رکعت واجب اور دو رکعت سنت ہے۔

نماز ظہر: چار رکعت واجب ہے اور آٹھ رکعت سنت ہے۔ سنت نمازیں دو، دو رکعت کر کے پڑھیں۔

نماز عصر: چار رکعت واجب ہے اور آٹھ رکعت سنت ہے۔ سنت نمازیں دو، دو رکعت کر کے پڑھیں۔

نماز مغرب: تین رکعت واجب ہے اور چار رکعت سنت ہے۔ سنت نمازیں دو، دو رکعت کر کے پڑھیں۔

نماز عشاء: چار رکعت واجب ہیں اور دو رکعت وتر ہیں۔ سنت نمازی دو دو رکعت کر کے پڑھیں۔

نماز تہجد: اور نمازِ تہجد گیارہ رکعات ہے آٹھ رکعتیں، دو، دو رکعت

کر کے نماز صبح کی طرح پڑھیں اور دو رکعت نمازِ شفع ہے اور نمازِ شفع میں دعائے قنوت نہیں ہے۔اور ایک رکعت نماز، نمازِ وتر ہے۔ جو اس طرح پڑھیں نیت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھ کر تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین مرتبہ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور تین مرتبہ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دعائے قنوت پڑھیں اور گریہ وزاری سے دعا مانگیں اس کے بعد زندہ یا مردہ چالیس مومنوں کیلئے دعا مانگیں ۔قنوت کے بعد رکوع و سجود کر کے تشہد وسلام بجالائے یہ سب ملا کر اکیاون رکعات بنتے ہیں۔ امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو دن رات میں اکیاون رکعات نماز پڑھنی چاہیے جو مومن کی نشانی ہے۔

عقائد الشیعہ:

مذہب شیعہ چند عقائد ونظریات کے مجموعے کا نام ہے جس کے پاس یہ عقائد ہیں وہ شیعہ ہے جس کسی کے پاس یہ عقائد نہ ہوں وہ ہرگز ہرگز شیعہ نہیں ہوسکتا چاہے اس نے اپنا نام شیعہ ہی کیوں نہ رکھ چھوڑا ہو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور معصومین علیہم السلام نے شیعہ عقائد اور اعمال کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا۔ بلکہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ عقیدہ رکھنا بذاتِ خود ایک عمل ہے اور عمل بذات خود ایک عقیدہ ہے کیونکہ عقیدہ کا اظہار عمل

کے ذریعے کیا جاتا ہے۔اور اس طرح عمل عقیدے کا اثر ہوتا ہے جو کبھی اس سے جدا نہیں ہوتا لیکن بعد میں آنے والوں نے لوگوں کی آسانی کے لیے شیعہ مذہب کے اعمال وعقائد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا:

(۱) اصول دین

(۲) فروع دین

(۱) اصول دین:

اصل "جڑ" کو کہتے ہیں اس کی جمع اصول یعنی جڑیں اس طرح اصول دین کا مطلب ہوا "دین کی بنیادیں، جڑیں" جو کچھ بزرگوں نے بیان کیا ہے اس کے مطابق اصول دین پانچ ہیں۔

(۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) قیامت

سرکار صادق آلِ محمدؑ نے فرمایا دین کی بنیادیں پانچ چیزوں پر ہے۔نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ولایت آل محمدؐ اور ان میں سب سے زیادہ افضل ولایتِ آلِ محمدؐ ہے۔ (بحوالہ اصولِ کافی)

(۲) فروع دین:

فرع شاخ کو کہتے ہیں اور فرع کی جمع فروع ہے یعنی شاخیں اس طرح فروع دین کا مطلب ہوا دین کی شاخیں، فروع دین کی تعداد 10 ہے۔

① نماز ② روزہ ③ حج ④ زکوٰۃ ⑤ خمس ⑥ جہاد

⑦ تولّا یعنی اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ اور اہل بیتؑ سے محبت رکھنا

⑧ تبرّا یعنی اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ اور اہل بیتؑ کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرنا

⑨ اَمر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا)

⑩ نہی عن المنکر (بُرائی سے روکنا)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اَمر بالمعروف اور نہی عَنِ المنکر کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ولایت و امامت اور محبت علیؑ کی طرف لوگوں کو دعوت دینا اور ان کے دشمنوں سے لوگوں کو بیزاری کرانا۔

خطبہ اوّل جمعۃ المبارک

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰیْنَا لِدِیْنِهِ الَّذِیْ اَرْتَضَاهُ وَسَبِیْلِهِ الَّذِیْ اصْطَفَاهُ وَنَصَرَنَا لِمَا یُوْجِبُ الزُّلْفَةَ لَدَیْهِ وَالْوُصُوْلَ اِلَیْهِ فَاَمَرَنَا لِاَدَآءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَمَا اَوْجَبَ عَلَیْنَا فِیْهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَقَسَّمَهُ لِاَهْلِهَا مِنَ الْعَطَآءِ فِیْ یَوْمِ الْجَزَآءِ اِنَّهُ هُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْهُ اَیْمَنَ یَوْمٍ عَهِدْنَاهُ وَاَفْضَلَ صَاحِبٍ صَحِبْنَاهُ وَخَیْرَ وَقْتٍ ظَلِلْنَا فِیْهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضَا مَنْ مَرَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ مِنْ جُمْلَةِ خَلْقِكَ اَشْکَرَهُمْ لِمَآ اَوْلَیْتَ مِنْ نِّعَمِكَ وَاَقْوَمَهُمْ بِمَا شَرَعْتَ مِنْ شَرَایِعِكَ وَاَوْقَفَهُمْ عَمَّا حَذَّرْتَ مِنْ نَّهْیِكَ عَلٰی سَآئِرِ خَلْقِكَ فِیْ یَوْمِیْ هٰذَا وَسَاعَتِیْ هٰذَا وَمُسْتَقَرِّیْ هٰذَا اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ قَآئِمٌۢ بِالْقِسْطِ عَدْلٌ فِی الْحُکْمِ رَؤُفٌ

بِالْعِبَادِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ
حَمَّلْتَه رِسَالَتَكَ فَاَدَّاهَا وَاَمَرْتَه لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ لِاُمَّتِه
فَنَصَحَ لَهَا اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِه اَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاَجْزِه عَنَّا اَفْضَلَ وَاَكْرَمَ مَاجَزَيْتَ
اَحَدًا مِّنْ اَنْبِيَآئِكَ عَنْ اُمَّتِه اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

صلوات: برائے ظہورِ امامِ زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اس خطبہ کے بعد امام جمعہ وجماعت تھوڑی دیر بیٹھ کر تین مرتبہ درود پڑھ کر اُٹھے اور دوسرا خطبہ پڑھے۔

دوسرا خطبہ جمعۃ المبارک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبَّ الْاَرْبَابِ وَاِلٰهَ كُلِّ مَاْلُوْهٍ
وَخَالِقَ كُلِّ مَخْلُوْقٍ وَوَارِثَ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِه شَيْءٌ وَّهُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ
الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمُتَكَرِّمُ

الْعَظِيْمُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَفَاطِمَةَ
الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَحَسَنِ الْمُجْتَبٰى حُجَّةِ
اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ الْمَظْلُوْمِ
وَارِثِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ نِ الْبَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَجَعْفَرِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ نِ الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ وَالْمُقْتَدٰى بِاٰبَآئِه
الصَّالِحِيْنَ وَمُوْسَى ابْنِ جَعْفَرِ الْكَاظِمِ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّيْنَ
وَعَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى الرِّضَا مِنْ عِتْرَةِ بَرَرَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَمُحَمَّدِ
ابْنِ عَلِيٍّ نِ الْجَوَادِ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ نِ
السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اِمَامِ الْخَاشِعِيْنَ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ سَيِّدِ
الْاَوْصِيَآءِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَالْخَلَفِ الْقَآئِمِ الْمَهْدِيِّ
الْمُنْتَظَرِ الْحُجَّةِ بَعْدَ آبَآئِه عَلٰى خَلْقِكَ الْمُؤَدِّيْ عَنْ نَّبِيِّكَ
وَوَارِثِ عِلْمِ الْمَاضِيْنَ مِنَ الْوَصِيِّيْنَ الَّذِيْ بِبَقَآئِه بَقِيَتِ
الدُّنْيَا وَبِيُمْنِه رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِه ثَبَتَتِ الْاَرْضُ

وَالسَّمَاءَ وَبِهٖ يَمْلَاءُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَّعَجِّلْ لَّنَآ ۝ اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْٓ اَبْوَابَ تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَرِزْقِكَ الْوَاسِعِ اِنِّيْٓ اِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ وَاَتْمِمْ لِيْٓ اِنْعَامَكَ اِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بَقِيَّةَ عُمْرِيْ فِيْٓ اَدَآءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَالْحَجِّ وَالزِّيَارَاةِ وَالْعُمْرَةِ ابْتِغَاءِ وَجْهِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

صَلَوَات: اس خطبے کے بعد سورۂ عصر یا سورۂ توحید پڑھیں۔

کیفیت غسل میت

میت کو تختے پر رُو بہ قبلہ لٹا کر کپڑے اُتار دیں۔ شرمگاہ پر کپڑا رکھ دیں اور شرم گاہ کو اپنے ہاتھ پر کپڑا باندھ کر دھوئیں اور پیٹ کو نرم نرم ملیں کچھ خارج ہو تو صاف کرلیں پھر پہلا غسل اس پانی سے دیں جس میں بیری کے

پتے ڈال کر اور مل کر جھاگ دار کیا ہوا ہو۔ نیت اس طرح کرے کہ غسل دیتے ہیں، اس میت کو آب سدر سے واجب قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ پھر تین بار فوراً ہی میت کے سر کو دھوئیں۔ پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں پہلو پر تین مرتبہ پانی اس طرح ڈالیں کہ کندھے سے پاؤں تک مسلسل پانی پڑتا رہے اور نہلانے والا میت کے پیٹ اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا جائے تاکہ پانی سب جگہ پہنچ جائے۔ اور ہاتھ کو میت کے پہلو سے علیحدہ کرتے رہیں کہ پانی نیچے تک جاسکے پھر میت کو دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح بائیں کروٹ پر پانی ڈالیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک خالص پانی سے دھوئے اس کے بعد میت کو دوسرا غسل آب کافور سے اسی ترتیب سے دیں اور نیت کریں کہ غسل دیتا ہوں اس میت کو آب کافور سے واجب قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ پھر غسل دینے والا خالص پانی سے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے۔ تیسرا غسل نیت کے بعد کہ غسل دیتا ہوں اس میت کو آب خالص سے واجب قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ بطریق سابق بجالائے اس تیسری مرتبہ غسل دینے کے بعد میت کے بدن کو کپڑے سے خشک کریں اور چارپائی پر لٹا کر کفن پہنائیں۔

نوٹ: میت کے کپڑے آہستہ سے اُتاریں اگر میت کے کپڑے تنگ ہوں تو وارث کی اجازت سے چاک کرکے اُتاریں۔ میت کو سخت ہاتھ نہ لگائیں۔

کفن میت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے: ایک: قمیص جس کا بٹن نہ ہو۔ دوسرا: تہمد، تیسرا: ران پیچ جس سے اس کا درمیانی حصّہ باندھا جائے۔ چوتھا: چادر جس سے میت کو لپیٹا جائے۔ پانچواں: عمامہ جس کا باقی حصّہ اس کے سینہ پر ڈال دیا جائے۔

اس کے بعد میت کو کافور کے ساتھ حنوط کیا جائے یعنی میت کے اعضاء سجدہ پر کافور ملنا واجب ہے۔ پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر حنوط کریں۔ پھر تر کھجور کی شاخوں کے دو ٹکڑے کاٹ کر بطور جریدتین کفن میں رکھے جائیں۔ ایک دائیں طرف، ایک بائیں طرف۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جریدتین سے مرنے والے سے عذاب وحساب دُور ہو جاتا ہے جب تک وہ تر رہیں۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں پانچ نمازوں سے لی گئی ہیں۔ تاریخ الخلفاء اور الفاروق میں ہے کہ سب سے پہلے چار تکبیریں جس نے پڑھائیں وہ حضرت عمر تھے۔ جبکہ مذہب شیعہ کے مطابق نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں واجب ہیں۔

نیت: پانچ تکبیر نماز جنازہ حاضر میت پڑھتا ہوں واجب قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

نمازِ جنازہ

پانچ تکبیر نماز جنازہ کی نیت کرنے کے بعد تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ وَ اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَاَوْلَادَہُ الْمَعْصُوْمِیْنَ حُجَجُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعِ اللّٰھُمَّ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ
وَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ حَقٌّ جَدِيْرٌ، اَللّٰهُ
اَكْبَرُ

میت اگر مرد کی ہو تو یہ الفاظ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ
بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا
خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ
فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا وَمُذْنِبًا فَتَجَاوَزْ عَنْ
سَيِّاٰتِهٖ وَاحْشُرْهُ مَعَ النَّبِیِّ وَالْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

میت اگر عورت کی ہو تو یہ الفاظ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ
نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ
مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ
مُحْسِنَةً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً وَمُذْنِبَةً
فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّاٰتِهَا وَاحْشُرْهَا مَعَ النَّبِیِّ وَالْاَئِمَّةِ

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اگر میت چھوٹے بچے (نابالغ) کا ہو تو یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ○

اگر میت چھوٹی بچی (نابالغ) کا ہو تو یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لِاَبَوَيْهَا وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ○

تلقین مرد

اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ (اس جگہ پر میت اور
اُس کے باپ کا نام لیں)

هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ
شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْ
سَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ
وَاِمَامُ نِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ
بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ

بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ
وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ
عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارًا یَا
فلان بن فلان (میت اور اُس کے باپ کا نام لیں) اِذَا
اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِیِّكَ
وَعَنْ دِیْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ
اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِیْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ
جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِیْ وَالْكَعْبَةُ
قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ
وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ
ابْنُ عَلِیٍّ نِ الشَّهِیْدُ بِكَرْبَلَاءِ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ
الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ نِ الْبَاقِرُ اِمَامِیْ

وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسَی الْكَاظِمُ اِمَامِیْ
وَعَلِیُّ نِ الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِیْ
وَعَلِیُّ نِ الْهَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِیُّ
اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَاتِیْ وَقَادَاتِیْ وَشُفَعَائِیْ
بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّئُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰ
خِرَةِ ثُمَّ اِعْلَمْ یَا فلاں بن فلاں (میت اور اُس کے والد
کا نام لیں) اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ
وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ
الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِیْرٍ (اگر میت مومن کی ہو تو یہ
پڑھیں) مُبَشِّرًا وَّبَشِیْرًا فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ
وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَتَطَایُرَ

الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ
السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي
الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ يَا فلاں بن فلاں (میت اور اس کے
باپ کا نام لیں) ثَبَّتَكَ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَهَدَاكَ
اللهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللهُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ
اَوْلِيَآءِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ
الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَيْكَ وَلَقِّهٖ
مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ ، صلوات۔ (سورۂ
فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات کی روح کو بخش دیں)

تلقینِ عورت

اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ يَا فُلَانَةَ بنت فُلان
(اس جگہ میت اور اُس کے والد کا نام لیں) هَلْ اَنْتِ عَلَى
الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ وَ سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ
عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَ اِمَامٌ
افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَ اَنَّ الْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ
وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ
مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ
وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ
صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللهِ
عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارًا يَا
فلان بن فلان (میت اور اُس کے باپ کا نام لیں)
اِذَا اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِ
اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكِ عَنْ رَبِّكِ وَعَنْ نَبِيِّكِ
وَعَنْ دِيْنِكِ وَعَنْ كِتَابِكِ وَ عَنْ قِبْلَتِكِ وَعَنْ
اَئِمَّتِكِ فَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ وَقُوْلِيْ فِيْ جَوَابِهِمَا
اللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

وَسَلَّمَ نَبِيِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ
وَالْکَعْبَۃُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ
طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ
وَالْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ نِ الشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَاءِ اِمَامِیْ
وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَلِیٍّ نِ الْبَاقِرُ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ
وَمُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الرِّضَا اِمَامِیْ
وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الْهَادِیْ اِمَامِیْ
وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ اِمَامِیْ وَالْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ
اِمَامِیْ هٰۤؤُلَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ
وَسَادَاتِیْ وَقَادَاتِیْ وَ شُفَعَائِیْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ
اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّئُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اعْلَمِیْ یَا
(میت اور اُس کے والد کا نام لیں) فُلَانَۃ بنت فلاں اَنَّ
اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَ

الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّۃَ
الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَاجَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
وَ سُؤَالَ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ مُبَشِّرًا وَّبَشِیْرًا فِی الْقَبْرِ
حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ
وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَتَطَآئُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ
اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتِ یَا (میت اور اس کے
باپ کا نام لیں) ﴿فلانۃ بنت فلاں﴾ ثَبَّتَکِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ وَهَدَاکِ اللّٰهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ
بَیْنَکِ وَبَیْنَ اَوْلِیَآءِکِ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِهَا
اِلَیْکَ وَلَقِّهَا مِنْکَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ ،

﴿صلوات﴾

(سورۂ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین ومومنات کی روح کو بخش دیں)

خطبہ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا لِّوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَاۗءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ ﴿صلوات﴾

صیغۂ نکاح

جب مرد اور عورت دونوں بالغ وعاقل ہوں اور اپنا صیغہ نکاح خود پڑھنا چاہتے ہوں اور اُن کی قرأت بھی درست ہو تو اس طرح پڑھیں:

پہلے عورت کہے: اَنْكَحْتُكَ نَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کہے: قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کہے: زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کہے: زَوَّجْتُكَ بِنَفْسِيْ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کہے: اَنْكَحْتُكَ بِنَفْسِيْ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کہے: قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کہے: اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ نَفْسِيْ نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کہے: قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اگر مرد اور عورت دونوں بالغ راشد ہوں تو اپنی طرف سے دو اشخاص کو وکیل کریں تو وہ اس طرح پڑھیں:

پہلے عورت کا وکیل کہے: اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

پھر مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کا وکیل کہے: زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کا وکیل کہے: اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِكَ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: وَقَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کا وکیل کہے: زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِكَ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کا وکیل کہے: اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے تو یہ صیغہ بھی پڑھیں:

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَكَ وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اگر مرد اور عورت دونوں بالغ راشد ہوں اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص کو وکیل کریں تو وہ صیغہ نکاح اس طرح پڑھے:

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

اگر لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہوں لیکن وَلی (باپ یا دادا موجود ہو تو) اُن سے اجازت لے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغے پڑھیں:

لڑکی کے ولی کا وکیل کہے: اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر لڑکے کے ولی کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ بِابْنِ مُوَکِّلِکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ ﴿صلوات﴾

عقدِ سیّدہ با غیر سیّد مُطلقاً حرام ہے

(۱) رسولِ پاکؐ نے اِکلوتی بیٹی جناب سیدہؑ کے بارے ہر خواستگار کی درخواست مسترد کردی۔ آپؐ نے یہ فرما کر "بَنَاتُنَا لِبَنِیْنَا" ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کے لئے ہیں غیر سادات کے لئے دروازے بند کردیئے۔ بحوالہ: من لا یحضرہ الفقیہ۔ (تالیف: شیخ صدوق)

(۲) امیر کائنات علیؑ نے اشعث بن قیس حرامی کی درخواست مسترد کردی اور فرمایا تجھے فلاں بن فلاں نے رشتہ دے کر مغرور کردیا ہے۔ ہمارے رشتے تمہارے لیے نہیں۔

(۳) امام حسینؑ اور عبداللہ بن جعفر طیارؓ نے مروان بن حکم کی یزید ملعون کیلئے خواستگاری کی درخواست کو مسترد کردیا ایسا نکاح حرام ہے۔

(۴) بانی شریعت محمدیہؐ امام جعفر صادقؑ ناطقِ قرآن سے ایک شخص نے رشتہ کی خواستگاری کی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا دفع ہو جاؤ ہماری بیٹیاں اپنے ہم کُفو میں شادی کرتی ہیں۔ تم ہمارے کُفو نہیں ہو۔ تم پر صدقہ حلال ہے جو لوگوں کی میل کچیل ہے۔ اور ہم پر صدقہ حرام ہے اور اس ملعون کو خارجی کہہ کر اُٹھا دیا۔ (فروعِ کافی تالیف یعقوب کلینیؒ)

۵) امام موسیٰ کاظمؑ کی اکیس ۲۱ بیٹیاں تھیں آپؑ نے کفو نہ ہونے کی وجہ سے کسی ایک کی بھی شادی نہیں کی۔ (بحوالہ: نہج السادات فی اکفاء البنات)

۶) اولاد امام علی رضاؑ (رضوی سادات) ایک طویل عرصہ تک اپنی بیٹیوں کی شادیاں ہی نہیں کیا کرتے تھے۔ (بحوالہ: منتہی الآمال شیخ عباس قمی)

۷) امام محمد تقیؑ نے مدینہ کی ساری جاگیر باغات اپنی ہمشیرگان کے نام وقف کردیئے مگر اپنی بہنوں کی غیروں میں شادیاں نہیں کیں گویا تمام معصومینؑ کے نزدیک غیر سادات میں رشتہ کرنا مطلقاً حرام ہے۔

۸) قرآن میں ازواج نبیؐ کو مائیں کہا گیا ہے۔ تا قیامِ قیامت اور ماں زادی (بہنوں) سے نکاح کرنا حرام ہوتا ہے۔ بہن بھائی کا نکاح حرام ہے۔

۹) سرکار عیسیٰ بن زید بن امام سجادؑ نے اپنی بیٹی کے مرنے کا صدمہ قبول کرلیا مگر غیر سادات (امتی) میں رشتہ نہ کیا۔ (بحوالہ: تحریم سادات علی غیر السادات)، (چودہ ستارے تالیف علامہ سید نجم الحسن کراروی)

۱۰) امام سجادؑ کی موجودگی میں بی بی زینبؑ نے یزید پلید کو یہ کہہ کر خاموش کردیا جو ایسے رشتے کی خواہش کرے گا وہ ہمارے دین اور ملت سے خارج ہوجائے گا۔ (بحوالہ: نفس المہموم، امالی شیخ صدوق)

۱۱) ہارون الرشید کے بیٹے جناب قاسمؒ نے دو ٹکڑے ہونا قبول کرلیا مگر سید زادی اولادِ رسولؐ سے نکاح نہ کیا۔

۱۲) جناب عیسیٰ بن زیدؒ ابن امام سجادؑ کا بیٹی کے مرنے کی دعا کرنا اور دعا کا قبول ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سید زادی کا نکاح غیر سید سے قطعی طور پر جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ موت تو قبول ہے مگر غیر سید سے نکاح قبول نہیں۔

۱۳) اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ اور آئمہ معصومینؑ کے اقوال و افعال سے یہ ثابت ہے کہ سید زادی کا نکاح غیر سید سے حرام ہے ایسا نکاح جائز سمجھنے والے ایمان سے خارج ہیں۔ منافقوں اور خوارج میں شامل ہیں۔ ان کا شیعیت سے کوئی تعلق نہیں اور شریعت محمدیہ سے بھی دور کا واسطہ نہیں۔ تمام یجوز ذٰلک کہنے والے ایمان سے خارج ہیں۔

(بحوالہ: تحریم سادات علی غیر السادات۔ نہج السادات فی اکفاء البنات)

حضرت علیؑ کی کسی بیٹی کا عقد عمر کے ساتھ نہیں ہوا جو لوگ ایسی بات کہتے ہیں کہ ہوا تھا وہ مولا امیر کائناتؑ کی توہین کرتے ہیں ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہیے۔ رسول پاکؐ کی طرف جن بیٹیوں کو نسبت دی جاتی ہے وہ حضرت خدیجہؑ کی بہن اُم ہالہ کی بیٹیاں تھیں اور فقط سیدہ فاطمہ زہراؑ رسولؐ کی اکلوتی بیٹی تھی۔

قرآن اور تفاسیر آلِ محمدؑ کی روشنی میں

جناب رسولِ خدا اور آئمہ علیہم السلام کی نمازوں میں مولا امیر کائنات علیہ صلوات وسلام کی ولایت کا ذکر بحوالہ مندرجہ ذیل کتب معتبرہ امامیہ شیعہ اثناء عشریہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَوْلَادِهٖ الْمَعْصُوْمِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامِ

حوالہ جات

۱- (اشھد ان ربی نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان علیاًؑ نعم الوصی ونعم الامام.........) بحوالہ فقہ کامل (یہ کتاب 1080ھ کی لکھی ہوئی ہے) تالیف علامہ تقی مجلسی ص 31، طبع قم (ایران)

۲- (اشھد ان ربی نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان علیاًؑ نعم الوصی ونعم الامام.........) بحوالہ المراسم العلویہ ص 73۔ تالیف ابوحمزہ سلار دیلمی، متوفی 448ھ چاپ نجف اشرف (عراق) (یہ کتاب 448ھ کی لکھی ہوئی ہے)

۳- (اشھد انک نعم الرّب وان محمد انعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم المولی.........﴿الولی﴾

بحوالہ تصحیح شدہ فقہ الرضاؑ (یہ کتاب آج سے تقریباً سوا بارہ سو سال پہلے 200 ہجری میں لکھی گئی۔ ص 108۔ چاپ مجمع العالمی اہل البیت مشہد مقدس (ایران)

۴- (اشھد انک نعم الرّب وان محمد انعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم الولی.........)

بحوالہ مصباح المتہجد۔ ص 34۔ تالیف شیخ طوسیؒ متوفی 460ھ۔ چاپ قدیم کتابخانہ مرعشی قم وکتابخانہ آستان قدس رضوی، مدرسہ ثامن ال آئمہ مشہد مقدس (ایران) (یہ کتاب آج سے تقریباً ایک ہزار سال پرانی ہے)

۵- (اشھد انک نعم الرّب وان محمد انعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم الولی.........)

بحوالہ بحار الانوار۔ جلد نمبر 84، ص 209، مؤلف علامہ باقر مجلسی متوفی 1111ھ طبع تہران۔ (ایران)۔ یہ کتاب آج سے تقریباً 300 سال پہلے لکھی گئی۔

۶- (اشھد انک نعم الرّب وان محمد انعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم الولی.........)

بحوالہ الحدائق الناضرہ فی احکام العترۃ الطاہرۃ۔ ص 451، جلد نمبر 8۔ تالیف علامہ یوسف بحرانی متوفی 1186ھ، طبع ایران (یہ کتاب بھی تقریباً تین صدیاں پہلے لکھی گئی تھی)

۷- (اشھد انك نعم الرّب وان محمد انعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم الولی........)

بحوالہ مستدرک الوسائل۔ جلد نمبر 1، ص 332، تالیف علامہ محدث نوری۔ متوفی 1320ھ طبع تہران (ایران)۔ یہ کتاب تقریباً سوا سو سال پرانی ہے۔

۸- (اشھد ان ربی نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان علیًا نعم الوصی و نعم الامام.........)

بحوالہ القطرہ۔ جلد 1، ص 221۔ تالیف آیۃ اللہ السید احمد مستنبط نجف اشرف۔ (عراق)

۹- (واحسن من الجمیع ان یضاف بعد الشھادۃ بالرسول و ان علیًا خلیفتہ.......)

بحوالہ خلاصۃ الحقائق، شرح شرائع الاسلام۔ جلد 1، ص 255۔ تالیف محقق رضا تہرانی۔ (ایران)

۱۰- (اشھد ان ربی نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان علیًا نعم

الوصی و ان الآئمۃ من الولد نعم الائمۃ.........)

بحوالہ تحفہ احمدیہ۔ ص 154، اپریل 1937ء۔ تالیف علامہ ناصر ملت سرکار۔ لکھنو (انڈیا) (پاک و ہند میں جو پہلے تحفۃ العوام ہوتا تھا وہ یہی ہے۔

۱۱- (والا ولی ان یذکر بعد الشھادۃ بولایۃ علی علیہ السلام الشھادۃ الائمۃ الطاھرین ایضا فیقول ان علیًا امیرالمومنین واولادہ المعصومین حجج اللہ علی خلقہ.........)

بحوالہ: الشھادۃ الثالثۃ۔ ص ۳۸۔ تالیف محقق دوراں، استاذ العلماء، آیۃ اللہ السید مظہر علی شیرازی، مدظلہ، قم مقدسہ۔ (ایران)

۱۲- (اشھد ان ربی نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان علیًا نعم الولی.....) بحوالہ مستند الشیعہ۔ تالیف ملا احمد نراقی۔ جلد نمبر 1، ص 379۔ طبع ایران۔

۱۳- عن ابی حمزہ الشمالی عن ابی جعفرؑ قال سئلت ان قول اللہ عزوجل ولا تجھر بصلاتك ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالك سبیلا قال تفسیرھا ولا تجھر بولایتہ علی ابن ابی طالب فھو الصلوۃ..... سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 110۔ بحوالہ: بصائر الدرجات۔ ص 79۔ تالیف حسن صفار متوفی 290ھ۔ (یہ کتاب تقریباً 1100 سال پہلے لکھی گئی تھی)۔

۱۴- وقال الحلبی لہ اسی الآئمہ فی الصلوٰۃ؟ فقال اَجملھم۔ (ترجمہ:

حلبی نے سوال کیا مولیٰ نماز میں آئمہ کے نام لے سکتا ہوں؟ فرمایا جمع کر کے یا خوبصورت کر کے لے سکتے ہو)۔ اَجمِل اَفعِل کے وزن پر ہے جس سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ حلبی نماز میں صلوات پڑھتا تھا مگر اس نے معصومینؑ کے نام پوچھے کہ نماز میں لے سکتا ہوں۔ امامؑ نے فرمایا خوبصورت کر کے لو۔

بحوالہ: من لا یحضرہ الفقیہ۔ تالیف: شیخ صدوق 381ھ ص 208۔ طبع قم المقدسہ (یہ کتاب آج سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے کی لکھی گئی ہے)۔

۱۵- اشھد ان علیًا امیر المومنین و اولادہ المعصومین حجج اللہ علی خلقہ در تشھد نماز واجب است.........

بحوالہ: کتاب شناخت امیر المومنینؑ۔ ص 102۔ تالیف حجت الاسلام والمسلمین السید عباس قمر بنی ہاشم مدظلہ العالی طبع قم المقدس۔ (ایران)

۱۶- (اشھد انک نعم الرّب و ان محمدا نعم الرسول و ان علی ابن ابی طالب نعم الولی.........)

بحوالہ: لوامع صاحبقرانی۔ تالیف علامہ تقی مجلسی متوفی 1070ھ۔ (یہ کتاب تقریباً 400 سال پہلے لکھی گئی تھی۔

۱۷- اشھد ان ربی نعم الربّ وان محمدا نعم الرسول وان علی ابن

ابی طالب نعم الوصی و نعم الامام.........

بحوالہ: منبع فضائل و کمالات۔ امام علی علیہ السلام، ص 263۔ تالیف سید صادق حسینی یزدی قم۔ (ایران)

۱۸- اشھد ان ربی نعم الربّ و ان محمدا نعم الرسول و ان علی ابن ابی طالب نعم المولیٰ

بحوالہ: جامع احادیث الشیعہ۔ جلد نمبر 5، ص 331۔ تالیف آیت اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردی۔ طبع قم القدسہ (ایران)

۱۹- سوال: 520= من یذکر فی کل تشھد فی الصلوٰۃ بعد الشھادۃ بالوحدانیۃ والرسالۃ الشھادۃ لعلی بالولایۃ ھل یحکم ببطلان صلاتہ لوکان ذلک منہ جھلا بالحکم واعتقادًا بلزومھا او استحبابھا ام تصح تلک الصلوٰۃ ؟

جواب: السید الخوئی: اذا کان معتقدًا بصحۃ الصلاۃ معھا، صحت ولا اعادۃ علیہ فیھا

بحوالہ: صراط النجاۃ جلد اول، ص 158۔ تالیف آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی متوفی 1413ھ۔ مع تالیقات آیۃ اللہ العظمیٰ جواد تبریزی۔ چاپ قدیم جلد نمبر 2۔ قم المقدسہ۔ (ایران)

۲۰- اشھد ان ربی نعم الربّ وان محمدا نعم الرسول وان علیًا نعم

الوصی و نعم الامام.........

بحوالہ: الشهادة الثالثه المقدسه: ص 225۔ تالیف آیت اللہ عبدالحلیم الغزی طبع قم (ایران)

۲۱- بعداز شهادتین اشهد ان علیًا امیر المومنین ولی الله و اولاده المعصومین حجج الله صلوات الله علیهم اجمعین در تشهد نماز خوانده شود۔

ثبوت از کتاب: توضیح المسائل رئیس المفسرین آیت اللہ العظمیٰ یعسوب الدین رستگار۔ قم المقدس (طبع ایران)

۲۲- اشهد ان ربی نعم الربّ و ان محمدا نعم الرسول و ان علی ابنابی طالب نعم الولی.........

بحوالہ: توضیح المسائل، بنام قوانین الشریعہ، ص 325، 326۔ تالیف: سید محمد علی طباطبائی۔ دمشق۔ شام

۲۳- اشهد ان ربی نعم الربّ و ان محمدا نعم الرسول و ان علی ابن ابی طالب نعم الولی و نعم الامام.........

بحوالہ: منتقد المنافع، جلد چار تالیف: ملا حبیب اللہ کاشانی، قم، طبع ایران

۲۴- نتیجہ گیری از آنچہ نقل شد استفادہ می شود کہ شهادة بولایت امیر المومنین علی علیہ السلام

ذکر و عبادت است و همانطور کہ در رسالہ 9۔ مبطلات نماز در عروة الوثقیٰ فرمودہ است ذکر و دعا در تمام حالات نماز بی اشکال است بنا بر ایں شهادت بولایت بہ قصد ذکر مطلق در تشهد نماز وغیرہ اشکال ندارد و ضرر بہ نماز نمی رساند۔

بحوالہ: جواب سوال نمبر 288۔ کتاب جامع المسائل استفتات چاپ اول بر حاشیہ آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ فاضل النکرانی۔ طبع ایران۔

۲۵- اشهد ان ربی نعم الربّ و ان محمدا نعم الرسول و ان علیًا نعم الوصی و نعم الامام......

بحوالہ: توضیح المسائل: آیت اللہ العظمیٰ مبشر کاشانی مدظلہ۔ ص 197۔ قم المقدسہ۔ (طبع ایران)

۲۶- در برخی از گروهای شیعہ شهادة ثالثہ مرسوم است۔ یعنی در تشهد نماز هم بہ دنبال شهادتین می گویند اشهد ان علیًا ولی الله گرچہ احتمال دارد اشکالی نباشد لیکن احتیاط آن است کہ اگر بخواهد بگوید بہ صورت دعا گفتہ می شود مثلاً اللهم صل علی ولیك علی امیر المومنین

بحوالہ: توضیح المسائل، آیت اللہ العظمیٰ محمد علی گرامی قمی مدظلہ، ص 235، طبع ایران۔

۲۷- رسالہ فی ادخال قول علی ولی الله فی التشهد الصلاة

بحوالہ: للمولی عبدالحسین ابن الحسین تستری متوفی 1021ھ۔ بحوالہ تذکرہ فی کتاب الذریعہ الی تصانیف شیعہ جلد نمبر 11، ص 47۔ تالیف آقا بزرگ تہرانی۔ متوفی 1389ھ۔ طبع ایران۔

۲۸- سوال: 2146= آیا گفتن شهادت ثالثه یعنی شهدان علیًا ولی الله در تشهد نماز صحیح است؟

جواب: اگر در ضمن صلوات بگویند مانند این کہ بہ این نحو گفتہ شود۔ اللھم صل علی محمد او آل محمد سیا امیر المومنین خلیفته رسول الله بلافصل وعلی اولاده اوصیائه الطاهرین مانعی ندارد۔

بحوالہ: استفتات جلد نمبر 2۔ ص 179۔ آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت قم المقدس۔ (طبع ایران)

۲۹- الشهادة الثالثه فی الاذان والاقامة والتشهد الصلوٰة۔ بحوالہ: تالیف محقق دوراں آیت اللہ شیخ محمد السند۔ قم المقدسہ۔ (طبع ایران)۔

۳۰- اشهد ان علیًا امیر المومنین ولی الله: در ضمن تیمن وتبرک در تشهد نماز خوانده شود۔

بحوالہ: نشان ازبی نشانها۔ جلد نمبر 2، ص 212۔ تالیف علی مقدادی اصفہانی۔ طبع تہران۔ (ایران)

۳۱- اشهد ان ربی نعم الربّ وان محمدا نعم الرسول وان علی ابن

ابی طالب نعم الولی ونعم الامام.........

بحوالہ: اسرار العلویہ، ص 16۔ تالیف علامہ فاضل مسعودی طبع بیروت (لبنان)۔

۳۲- ولایت علیؑ کا ذکر نماز میں اذان اور اقامت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بحوالہ: الشہادۃ الثالثہ، سرالایمان، ص 78، تالیف حجت السلام آیت اللہ عبدالرزاق المقرم۔ قم المقدس۔ (طبع ایران)

۳۳- (اشهد انك نعم الربّ وان محمدا نعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم الولی.........)

بحوالہ: امیر المومنین علی پرتوی از زندگانی اولین معصوم: عراق۔ ص 116۔ تالیف علامہ علی عطائی اصفہانی قم۔

۳۴- اشهد ان علیًا ولی الله در تشهد نماز بقصد ورود وجزئیت نباشد اشکال ندارد۔

بحوالہ: استفتات۔ جلد اول آیت اللہ العظمیٰ آقا حسین نوری ہمدانی۔ قم (ایران)

۳۵- خواندن اشهدان علیًا ولی الله، درنماز های مستحب جایز است۔

بحوالہ: انوارِ الهیه، ص 138۔ تالیف آیت اللہ العظمیٰ شیخ میرزا جواد

تبریزی۔ (طبع ایران)

۳۶- اشہد ان علیًا ولی اللہ در نماز ھای مستحبی جایز است

بحوالہ: استفتات جلد اول۔ تالیف آیت اللہ اعظمیٰ السید علوی گرگانی۔ قم المقدسہ، (طبع ایران)

۳۷- ذکر ولایت علی در نماز ..... بحوالہ اشہد ان علیاً ولی اللہ۔ ص 485، تالیف محقق دوراں آیت اللہ سید علی شہرستانی مشہد مقدس (طبع ایران)

۳۸- شہادت ثالثہ در تشہد نماز ..... بحوالہ: صراط مستقیم۔ تالیف حسین حسینی، چاپ ایران۔

۳۹- ولایت علیؑ کا ذکر نماز میں اذان اور اقامت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بحوالہ: رسالہ الحقوق للامام زین العابدین، شرح علی قبانچی۔ ص130، طبع قم (ایران)

۴۰- نماز اشہد ان علیًا ولی اللہ کا جزو ہے۔

بحوالہ: آداب طلاب، ص 357۔ (طبع ایران)

۴۱- در تشہد نماز بعد از شہادتین اللھم صل علی النبی والوصی، ثبوت از اہلسنت کتاب ینابیع المودۃ ص 5۔ تالیف سلیمان قندوزی حنفی۔

۴۲- قال تفسیرھا ولا تجھر بولایتہ علی ابن ابی طالب فھو الصلوۃ.....

سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 110۔ بحوالہ: اتباع و پیروان عیسیٰ، ص 179۔ تالیف علی محمد زنجانی۔ طبع قم۔ (ایران)

وہ نماز نامے اور معتبر کتب جن میں پاکستان کے علمائے کرام نے شہادتِ امیر کائنات یعنی گواہی مولا علیؑ در تشہد و نماز موجود ہے۔

۴۳- مردِ علم میدان عمل میں پر ایک نظر اور تالیف: علامہ محمد عباس قمی مدظلہ العالی۔

۴۴- روحِ نماز، تالیف: سرکار علامہ سید ابوالحسن موسوی مدظلہ۔

۴۵- توضیح المسائل بمطابق فرمانِ معصومینؑ۔ المعروف: کشف الاحکام، ص162 تالیف: سید باقر نثار زیدی مدظلہ، (طبع پاکستان)

۴۶- اشھد انك نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم الولی۔ بحوالہ: انوار الشریعہ در فقہ الجعفریہؒ ص 58۔ تالیف: علامہ سرکار حسین بخش جاڑا۔ میانوالی (طبع پاکستان)

۴۷- ہمارا مشن شہادتِ ثالثہ۔ تالیف: مناظرِ اسلام استاذ العلماء آیت العلم والفضیلۃ علامہ السید محب حسین نقوی اعلی اللہ مقامہ۔ ملتان (پاکستان)

۴۸- شہادتِ ولایتِ علی ناقابلِ تردید حقیقت۔ تالیف: استاذ العلماء حجت الاسلام والمسلمین علامہ سید فضل عباس نقوی مدظلہ۔ ملتان (پاکستان)

۴۹- اکمال الدین بولایۃ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

تالیف: محقق دوراں حجت الاسلام والمسلمین۔ مفسرِ قرآن علامہ سید نثار عباس

جہادی مدظلہ۔ لاہور (پاکستان)

۵۰- اقوال المعصومین فی رد المقصرین۔ تالیف: حجت الاسلام والمسلمین علامہ قاری شبیر حسین علوی مدظلہ۔ اردو (سندھ پاکستان)

۵۱- تیسری گواہی ﴿شہادت ثالثہ﴾۔ تالیف: مناظر اسلام حجت الاسلام قاضی سعید الرحمن علوی اعلیٰ اللہ مقامہ، کروڑ لعل عیسن۔ (پاکستان)

۵۲- شہادت ثالثہ در تشہد نماز۔

تالیف: حجت الاسلام والمسلمین استاذ العلماء علامہ حسنین سابقی اعلیٰ اللہ مقامہ۔ ص 92 تا 112۔ طبع دار المعارف الامامیہ فیصل آباد۔ (پاکستان)

۵۳- تائید معصومؑ، تالیف: شاعر اہل بیتؑ صفدر حسین ڈوگر (اردو)

۵۴- جواز شہادت ثالثہ در تشہد نماز، ص 3 تا 144

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین فخر المتکلمین تاج المناظرین علامہ تاج الدین حیدری اعلیٰ اللہ مقامہ۔ طبع گوجرانوالہ کینٹ (راہوالی) پاکستان

۵۵- شہادتِ ثالثہ در تشہد نماز (راہِ ولایت)۔

تالیف: حجت الاسلام والمسلمین سرکار علامہ السید محسن علی ہمدانی مدظلہ اسلام آباد پاکستان۔

۵۶- اسماء القائم، جلد نمبر 2 (باب الصلوٰۃ)۔ تالیف: سائیں مخدوم السید جعفر الزماں نقوی البخاری اعلیٰ اللہ مقامہ۔ طبع کراچی۔

۵۷- ولایت اہل بیتؑ بہت سے فقہاء کی نظر میں اعمال کے صحیح ہونے کی شرط ہے اس کے بغیر عمل باطل ہے اور راکھ کی مانند ہے۔ جس کو ہوا میں اڑا دیا جائے۔ بحوالہ: آدابِ نماز آغا خمینی۔ ص 201، وسائل الشیعہ حُر عاملی۔

بحار الانوار علامہ مجلسی، جلد 9، ص 217۔

۵۸- نہج السادات فی اکفاء البنات۔

بحوالہ: سرکار علامہ نثار عباس نقوی الجہادی، طبع لاہور۔ پاکستان

۵۹- صلاۃ الآئمہؑ۔ ص 77 تا 174

تالیف: استاذ العلماء حجت الاسلام والمسلمین۔ شہنشاہِ فضائل مصائب اطہارؑ علامہ آغا سید علی حسین قمی مدظلہ العالی۔ طبع ڈیرہ اسماعیل خان۔ (پاکستان)

۶۰- نمازِ اہل بیتؑ، تالیف: حجۃ الاسلام علامہ اعجاز علی شریعتی۔ طبع لاڑکانہ۔

۶۱- نمازِ اہل بیتؑ، تالیف: علامہ مقصود رضا عابد قمی۔ طبع پاکستان۔

۶۲- کشف الصلوٰۃ، ص 71۔ تالیف: قاطع خارجیت و ناصبیت۔ قبلہ سید باقر نثار زیدی۔ طبع امام بارگاہ شہدائے کربلا۔ انچولی (کراچی)

۶۳- نماز جعفریہ اثناء عشریہ۔ ص 30 تا 31۔

ناشران۔ مختار فورس ڈیرہ غازیخان۔ طبع: سندر پرنٹرز (لیہ پاکستان)

۶۴- نماز جعفریہ اثناء عشریہ۔ ص 32۔

ناشران۔ الحسین پبلی کیشنز۔ طبع: کوٹ چھٹہ ڈیرہ غازیخان (پاکستان)

۶۵- تحفة العابدین، ص 63 تا 95۔

تالیف: مناظر اسلام، سلطان الافاضل۔ MA۔ خطیب ایوان سرکارِ حجۃ العصر والزماں علامہ اقبال مہدی طبع بہاولپور۔ (پاکستان)

۶۶- نماز اھل بیتؑ ص 19۔ تالیف: میاں عزیز احمد پیرزادہ۔ طبع جامعہ رضائے مرتضیٰؑ۔ فتح واہن۔ (بہاولپور پاکستان)

۶۷- نماز امامیہ، ص 101 تا 264۔ بحث وجوب تشہد۔ تالیف: آقا السید نثار عباس النقوی الجہادی۔ طبع دار التبلیغ جعفریہؑ۔ (اسلام آباد)

۶۸- صلوٰۃ الصالحین، ص 47 تا 119 (بحث وجوب شہادت ثالثہ در تشہد نماز)

تالیف: حجۃ الاسلام علامہ مظہر عباس کلو۔ ابن مورخ آل محمدؐ علامہ غلام حیدر کلو مرحوم آف کروڑ لعل عیسن

۶۹- نمازِ اھل بیت۔ (ولایت امیر المومنین کا تشہد و نماز میں وجوب) ص 58 تا 125 تالیف: مخدوم سیّد جاوید محسن نقوی البخاری۔ ایم اے و حجۃ الاسلام علامہ عابد حسین منتظری، فاضل عربی ایم اے اسلامیات۔ وعلامہ کرم حسین صابری مرحوم، طبع رحیم یار خان پاکستان۔

۷۰- نماز اھل بیتؑ، ص 20، تالیف: خادم الفقراء حافظ قرآن علامہ سید غلام شبیر آف عالی واہن۔ طبع بہاولپور (پاکستان)

۷۱- صلوٰۃ المتقین، ص 196 تا 205 (بحث شہادت ثالثہ علیًا ولی اللہ)۔ تالیف: محقق دوراں، وکیل عظمت معصومین، علامہ سید غلام رضا جعفری شمسی سبزواری۔ طبع امام بارگاہ لاڑکانہ (سندھ پاکستان)

۷۲- رسولؐ کی نماز میں مولا علیؑ کی گواھی۔ (پمفلٹ) پیشکش: اساتذہ کرام جامعہ صاحب الزمانؑ۔ نیو گلگشت ملتان۔

۷۳- علی ولی اللہ فی تشھد الصلاۃ، واجب۔

(پانچ جلدوں پر مبنی نماز نامہ، ہر جلد میں ولایت علیؑ کے وجوب کے اثبات در نماز)۔ طبع: عزا خانہ زینبؑ و مسجدِ علیؑ چوہان روڈ اسلام پورہ لاہور۔ پاکستان۔ تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین مخدوم آغا سیّد مجاہد عباس زیدی۔

۷۴- نماز اھل بیت بمطابق قرآن و اھل بیت (تشہد نماز میں ولایت علیؑ کا وجوب)۔ تالیف: مبلغ ولایت علیؑ، سرکار علامہ سیّد فضل عباس نقوی البخاری مدظلہ۔ موسس حوزہ علمیہ جامعہ صاحب الزمانؑ۔ (ملتان پاکستان)

۷۵- امام جعفر صادق علیہ السلام کا منقولہ تشہد جو انہوں نے ابوبصیرؒ کو فرمایا کہ:

اشھد ان ربی نعم الرب و ان محمد نعم الرسول و ان علیًا نعم الوصی ونعم الامامؑ ...... پڑھا کرو)۔ مصباحُ الشیعت، ص 341 تا 343 تالیف: مخدوم سید محمد جعفر الزمان نقوی البخاری۔ طبع: کراچی۔

۷۶- علیؑ ولی اللہ نماز میں، نیت وضو میں، مسجد میں، تکبیرۃ الاحرام میں، قنوت میں،

تشہد میں، سلام وذکر میں، دعا میں، سجدہ شکر میں ہر جگہ ہے۔ دراصل ولایت علیؑ ہی روحِ نماز ہے۔ بحوالہ: احقاق الحق وابطال الباطل، ص 381 تا 781۔

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین، سیّد العلماء، فخر المحققین، العلامہ، المجاہد، السید محمد ابوالحسن موسوی، المشہدی۔ طبع دار التبلیغ جعفریہؒ۔ اسلام آباد پاکستان۔

۷۷- صراط مستقیم علی ولی اللہ۔ ص 131 و132۔ (تشہد میں شہادتِ ثالثہ کا جواز) تالیف: مترجم: مولانا بلال حسین گھلو فاضل قم۔

۷۸- امام محمد باقرؑ کا فرمان ہے کہ علیؑ کی ولایت ہی نماز ہے۔ آپؑ خود مجسم نماز ہیں۔ چونکہ نماز کی قبولیت کا ٹوٹل دارومدار آپؑ کی ولایت سے ہے اور آپ کے بغیر نماز صحیح نہیں۔ بحوالہ: نام کتاب: سوال عوام کے جواب امامؑ کے، ص 243۔ طبع: ادارہ منہاج الصالحین لاہور۔

تالیف: حجۃ الاسلام علامہ احمد قاضی زاہدی گلپائیگانی۔ ترجمہ: حجۃ الاسلام علامہ مقصود علی ڈوگی قمی۔

۷۹- (فرمان معصومؑ: حدیث قدسی) علی ابن حمزہ نے امام صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے رسولِ خدا سے۔ ان سے جبرائیل نے اور خدا نے جبرائیل سے فرمایا۔ جس نے میری وحدانیت کی گواہی نہیں دی یا میرے عبد محمدؐ بن عبداللہ کی نبوت ورسالت کی گواہی نہیں دی یا علیؑ ابن ابی طالبؑ کی

ولایت وخلافت کا اقرار نہیں کیا یا ان کے گیارہ فرزند میرے اولیاء ومیری حجت کو تسلیم نہیں کیا تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت وجلالت کو چھوٹا اور کم شمار کیا۔ اور میری آسمانی کتابوں کی آیات کا انکار کیا ہے۔

بحوالہ احتجاج طبرسی، ص 110، طبع لاہور۔

۸۰- امام باقر علیہ السلام، قال تفسیر ھا ولا تجھر بولایت علی ابن ابی طالب فھو فی الصلوٰۃ۔ (نماز میں علیؑ کی ولایت معصومؑ کی زبانی) سورۂ بنی اسرائیل۔ آیت 110 کی تفسیر بحوالہ: تفسیر نور الثقلین، ص 294۔ طبع ادارہ منہاج الصالحین وتفسیر نور الثقلین، طبع قم، ص 235۔ 1112ھ (یہ کتاب بھی آج سے تقریباً تین صدیاں پہلے لکھی گئی۔ (یہی تفسیر مختلف مندرجہ ذیل شیعہ تفاسیر میں بھی موجود ہے)

۸۱- تفسیرھا ولا تجھر بولایت علی ابن ابی طالب فھو الصلوٰۃ.....
تفسیر البرھان، ہاشم بحرانی، طبع ایران

۸۲- تفسیر ھا ولا تجھر بولایت علی ابن ابی طالب فھو الصلوٰۃ.....
تفسیر صافی۔ ملا فیض کاشانی، طبع ایران

۸۳- تفسیرھا ولا تجھر بولایت علی ابن ابی طالب فھو العلوٰۃ.....
تفسیر عیاشی۔ محمد بن احمد مسعود عیاشی، طبع ایران

۸۴- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم اہل بیتؑ کے ساتھ دشمنی رکھنے

والے میں فرق نہیں ہے کہ وہ روزے رکھتا ہو، نمازیں پڑھتا ہو یا زنا اور چوریاں کرتا ہو۔ وہ حتماً جہنمی ہے۔ یقیناً جہنم میں جائے گا۔ راوی نے حضرت امام باقرؑ سے فرماتے ہوئے سنا کہ جونہی دشمن علیؑ دنیا سے جاتا ہے تو اسے جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کا ایک گھونٹ پلایا جاتا ہے۔ دشمن علیؑ میں فرق نہیں ہے خواہ نمازی ہو یا زانی۔ بحوالہ۔ نسیمِ بہشت، ص 453۔ طبع موسس امام المنتظر قم (ایران)

۸۵- .... ثواب الاعمال و عقاب الاعمال۔ تالیف: شیخ صدوقؒ۔ (طبع ایران)

۸۶- فرمانِ امیر کائنات علی المرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ انا صلوٰۃ المومنین: "میں علیؑ مومنوں کی نماز ہوں"۔ بحوالہ: کوکبِ دری۔ ص 114۔ امامیہ کتب خانہ لاہور۔

۸۷- فرمانِ امیر کائنات علی المرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ انا صلوٰۃ المومنین: "میں علیؑ مومنوں کی نماز ہوں"۔ پرواز در ملکوت۔ آغا خمینی۔ (طبع ایران)

۸۸- (سائل) میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے؟ آپؑ نے فرمایا: جو سب سے اچھا جانو پڑھو۔ اگر معین ہوتا تو تم لوگ ہلاک ہو جاتے۔

فروع کافی۔ طبع ایران ترجمہ: پاکستان، جلد نمبر 2، ص 102، حدیث 2۔

۸۹- مولا علیؑ کا نام لینے سے نماز باطل نہیں ہوتی یہ طے شدہ بات ہے.......... الخ

بحوالہ: پیامِ زینبؑ۔ جون 2010ء بمطابق رجب مضمون ولایت علیؑ واہل بیتؑ کے خلاف سازشیں۔ از مولوی سید افتخار حسین نقوی۔ آف ماڑی انڈس (میانوالی)

۹۰- ہدایۃ الشیعہ۔ تالیف: مولانا زوار حسین فاضل قم۔ پیشکش: ڈویژنل صدر و چیئرمین عزاداری کونسل۔ مخدوم سید ظفر عباس نقوی آف ڈیرہ غازی خان۔

۹۱- احکام نماز، سرکار علامہ حسنین سابقی مرحوم، پرنسپل جامعۃ الثقلین ملتان۔

۹۲- آخری حتمی بات: قرآن کریم سے رسولؐ کی نماز میں علیؑ کا نام: ثبوت از قرآن۔ (امام باقرؑ کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ کا یہ مطلب ہے کہ علیؑ المرتضیٰ کی ولایت کا نماز میں بلند آواز سے ذکر نہ کریں اور نہ ہی نماز میں اسے چھپاؤ بلکہ درمیانی راستہ اختیار کرو۔ بصائر الدرجات)۔ بحوالہ ص 351۔ سورۃ بنی اسرائیل۔ ص 351 سے منسوب ضمیمہ کا صفحہ 906 ملاحظہ ہو۔ ترجمہ: علامہ سیّد مقبول احمد دہلوی۔ نظامی پریس بکڈپو۔ وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ، طبع انڈیا۔

اب دیکھیے قرآن پاک سورۃ طٰہٰ، ص 373 پر ترجمہ و حاشیہ۔ (وَسَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ عنقریب خدائے رحمٰن ان کے لئے ایک محبت قرار

دے گا)۔ حاشیہ قرآن ملاحظہ ہو۔ (وَسَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا)

تفسیر عیاشی میں جنابِ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے اپنی نماز کے آخر حصّہ میں۔ ایسی بلند آواز سے کہ لوگ سن رہے تھے جناب امیر المومنینؑ کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو مومنوں کے دل میں علی علیہ السلام کی محبت اور منافقوں کے دل میں علیؑ کی عظمت و ہیبت ڈال دے اسی پر خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور کافی میں ان ہی حضرتؑ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ منقول ہے کہ جناب امیر المومنینؑ کی ولایت ہی وہ ود ہے جس کا خدائے تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے۔)

۹۳- نماز اہل بیتؑ ص 37 تشہد نماز میں علیؑ ولی اللہ تحریر ہے۔ تالیف علامہ اظہر حسین کربلائی۔

۹۴- نماز اہل بیتؑ ص 20 مرتبہ مولانا منظور حسین نقوی پیشکش مکتبہ صاحب الزمان ملتان۔

۹۵- عرفانِ ولایت ص 152 تا 204 تالیف ایس ایم حسن مسجد خیر العمل انچولی بلاک 20، فیڈرل بی ایریا کراچی۔

۹۶- رسالۃ العلیہ اخبار المعصومینؑ، تالیف علامہ عمران لیاقت حسین مرحوم برادر عامر لیاقت حسین

۹۷- سلسلۃ الینابیع الفقیہہ جلد 3 کتاب الصلوۃ ص 12 تالیف شیخ

صدوق ترتیب علی اصغر۔

۹۸- شہادت ولایت علیؑ نا قابل تردید حقیقت، تالیف استاذی المکرم علامہ السید فضل عباس نقوی مدظلہ

۹۹- مولانا بلال حسین گھلو فاضل قم نے بھی نماز کی کتاب میں شہادت ثالثہ تحریر فرمایا ہے۔

۱۰۰- جوازِ شہادت ثالثہ در تشہد نماز تالیف سید محمد تقی حسن گردیزی، گردیزی لائبریری ملتان

۱۰۱- اجرِ رسالت ص 125 تالیف وکیلِ زہراؑ شہیدِ ولایت علامہ ناصر عباس آف ملتان

۱۰۲- تحقیق حق جلد اوّل تالیف محقق دوراں محترم ظہور اختر روکھڑی آف میانوالی

۱۰۳- توضیح المسائل، آیۃ اللہ العظمیٰ السیّد مظہر علی شیرازی، قم المقدسہ

۱۰۴- توضیح المسائل، جلد ۴، آیۃ اللہ العظمیٰ ابراہیم جناتی دام ظلہٗ، قم المقدسہ

۱۰۵- نمازِ شیعہ، وکیلِ آلِ محمدؐ علامہ مولانا نیاز حسین گھاگھری مدظلہٗ العالی، دربار علی راجن سرکار، لیہ

۱۰۶- ولایتِ علیؑ، ص ۱۴۴، محقق دوران علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی مدظلہٗ العالی، کراچی۔

۱۰۷- شہادتِ ولایت علیؑ، محقق دوران وکیلِ عظمتِ معصومینؑ علامہ عباس ارشاد

نقوی مدظلہ، انڈیا (طبع ادارہ تراب پبلی کیشنز، لاہور)

۱۰۸- اثباتِ ولایت در تشہد نماز، محقق دوران فاضلِ قم علامہ مختار حسین مدظلہ العالی، مدرس آل عمران، بھکر (طبع ادارہ تراب پبلی کیشنز، لاہور)

۱۰۹- اسرارِ غدیر، وکیلِ زہرا شہید ولایت علامہ ناصر عباس اعلیٰ اللہ مقامہٗ (طبع ادارہ تراب پبلی کیشنز، لاہور)

۱۱۰- آخری زمانے کی آخری چھلنی تالیف غلامانِ منتظرین و ناصرین امام زمانہؑ میں نے اس کتاب میں مولا علی علیہ السلام کی ولایت در تشہد نماز کے بارے میں ایک سو چودہ (114) حوالہ جات تفسیر قرآن، احادیث اور مذہبِ شیعہ کی معتبر کتابوں سے نیک نیتی اور خالصتاً خوشنودی امامِ زمانہ عجل اللہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحریر کر دیئے ہیں۔ اور یہ ساری کتابیں ہماری لائبریری میں موجود ہیں۔ اگر کوئی مومن اطمینانِ قلب کے لئے دیکھنا چاہے تو ہم سے رابطہ کر سکتا ہے۔ حق تو یہ تھا کہ مولاؑ کی ولایت کو بے چون و چرا قبول کر لیتے لیکن افسوس شیعوں سے مولا علیؑ کی ولایت کو منوانا پڑا اور بڑے ثبوت دینے پڑے۔ چاہیے تو تھا کہ منکرین سے پوچھا جاتا کہ اِسے تشہدِ نماز، اذان، اقامت اور کلمہ سے کیوں نکالا گیا اور کب نکالا گیا کس مصلحت کے تحت نکالا گیا مگر اُلٹا اِس کے اثبات دینے پڑے۔ میں نے ہزار سال آٹھ سو سال پرانی کتابوں کے حوالہ جات لکھ کر ثابت کیا ہے کہ یہ گواہی کتابوں میں موجود تھی مگر خدا

جانے اِسے نماز سے کیوں نکالا گیا۔ اللہ تعالیٰ اِس شہادت کو عملی طور پر قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دعا ہے کہ وارثِ زمانہؑ کا جلد ظہور ہو تاکہ ہر مسجد کے محراب، منبر سے علیؑ ولی اللہ کی صدا آئے۔ آمین!

فرمان معصومؑ: قَالَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَام اَنَا صَلٰوةُ الْمُوْمِنِیْن ترجمہ: ”امیر کائناتؑ نے فرمایا کہ میں ہی مومنوں کی نماز ہوں“۔

بحوالہ: نہج الاسرار۔ طبع پاکستان و پرواز در ملکوت آغا خمینی طبع ایران کیوں دشمنی ہے تجھ کو علیؑ و حسینؑ سے فرصت ملے تو پوچھ کبھی اپنے والدین سے (شہید سید محسن نقویؒ)

ہم نے قرآن پاک و احادیثِ معصومین علیہم السلام اور کتب علماء متقدمین و متاخرین، شام، لبنان، ایران، عراق، ہندوستان، پاکستان میں سے تشہد نماز میں مولا علیؑ و اولاد علی علیہم السلام کا ذکر سنت، مستحب اور واجب و لازم اور سب سے بہتر و احسن ثابت کر دیا ہے۔ اور 114 عدد حوالہ جات تحریر کئے ہیں۔ مقصرین حضرات کو کھلا چیلنج ہے کہ قیامت تک کسی ایک نبیؑ یا امام کا فرمان دکھا دیں کہ علیؑ و اولاد علیؑ کا نام نماز میں لینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ تو ہم منہ مانگا انعام دیں گے۔ اور خدا کی قسم مقصرین ملعونین قیامت

تک کوئی ایک حوالہ بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے جس میں کسی ایک معصومؑ سے منقول ہو کہ تم تشہد نماز میں مولا علیؑ و اولادِ علیؑ کا نام نہ لو۔

اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَا اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۔۔ (القرآن)

نوٹ: ان تمام متذکرہ کتب کے علاوہ اصل فتاویٰ علماء کرام برائے تشہد صلوٰۃ بھی موجود ہیں۔ جن کا ذکر کرنا بوجہ طوالت ضروری نہیں سمجھا گیا۔

قارئینِ کرام! آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ تمام شہروں میں ہر شیعہ بک اسٹالز پر مقصرین کی نماز کی کتابیں بہت ہی کم قیمت پر چاپ کرا کے فروخت کی جا رہی ہیں۔ جو کہ مومنین کے عقیدہِ ولاء وعزاء کے خلاف ہیں۔ اور اُن کتابوں میں معصومین علیہم السلام امام صادق علیہ السلام امام محمد باقر علیہ السلام اور امام رضا علیہ السلام نے جو تشہدِ نماز تعلیم دیا ہے وہ تحریر نہیں کیا گیا یعنی ولایتِ علیؑ والا تشہد جس سے آنے والی نسلوں پر گہرا اثر پڑے گا۔

اِسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور مومنین کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں نے اِس کتاب میں قرآن و احادیث معصومین علیہم السلام کے فرامین کے مطابق احکاماتِ دین تحریر کئے ہیں۔ اور کم از کم پانچ سو کتابوں کو سامنے رکھ کر یہ کتاب تحریر کی ہے۔ اور تمام حوالہ جات میری لائبریری میں موجود ہیں۔ اِس کتاب پر بہت زیادہ لاگت آئی ہے۔ ہدیہ کو غریب الحال مومنین کی قوتِ خرید کے اندر رکھنے کے لئے تجویز یہ ہے کہ مخیر مومنین کرام جس قدر

رقم اِس کارِ خیر میں فی سبیل اللہ عطیہ کریں گے اُس کو اشاعت کی اصل رقم سے نکال کر یوں ہدیہ کو حدِ اعتدال میں رکھا جائے گا اور زیادہ سے زیادہ کتب نماز چاپ کرا کے مومنینِ کرام تک پہنچائی جائیں گی۔ آپ کی رقم امانت سمجھ کر اِس کتاب کو مزید چاپ کرایا جائے گا۔ اِس کتاب میں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ہمیں ضرور اطلاع دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اُسے پورا کیا جا سکے اور اپنی مفید آراء سے بھی ضرور آگاہ کریں پہلا ایڈیشن چاپ ہونے پر جن علماء کرام ذاکرینِ عظام اور دوستوں نے حوصلہ افزائی کی اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُن کے حق میں دعا گو ہوں۔

والسلام

زوار علامہ مولانا الٰہی بخش قریشی

فون: 0302-8821214

نوٹ: یہ رسالہ فقط خالصتاً شیعہ اثنا عشریہ کے لیے ہے۔

﴿مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ اِمَامِ زَمَانَه﴾

تمام مسائل کا واحد حل ظہورِ امام زمانہؑ

حکومت الٰہیہ کا نفاذ

نمازِ امام جعفر صادق علیہ السلام

آخر میں ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی تعلیم کردہ نماز کا طریقہ جس میں آپ نے تمام واجبات و مستحبات صرف زبان مبارک سے نہیں بلکہ عملاً کر کے دکھائے ہیں۔ اُن روایات کو ہم یہاں پر تحریر کرنا اپنے اوپر واجب سمجھتے ہیں کیونکہ بعض مولوی بکواس کرتے ہیں کہ کسی امام نے تشہد میں علیؑ ولی اللہ تعلیم نہیں دیا اور نہ ہی خود پڑھا ہے جس طرح مولوی ڈھکو ملعون، مولوی اختر نسیم، مولوی جان علی کاظمی عرف جانو جرمن، مولوی آفتاب جوادی مولوی غلام محمد بٹ باٹھ ان کے علاوہ اور بھی کافی خبیث مولویوں کا ایک مکمل گروپ ہے جو کہتے ہیں کہ تشہد میں پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے بلکہ مولوی اختر نسیم نے اپنی کتاب صراط حق میں لکھا ہے کہ اُس پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جو تشہد میں علی ولی اللہ پڑھتا ہے افسوس کی بات ہے اگر ان مولویوں کا بڑا گرو گھنٹال قاضی حسین احمد مرحوم فضل الرحمن سمیع الحق جیسے

مولویوں کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے مگر ہم شیعہ حضرات ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو کیا ہماری نماز نہیں ہو گی۔

ویسے مولویوں کے اس فتاویٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری نمازیں ان بے دین مولویوں نے قبول کرنی ہیں اللہ نے تو قبول ہی نہیں کرنی ہیں؟ یہ درباری اور سرکاری مُلاں ہمیشہ بکتے اور بکتے رہے ہمیں آپس میں لڑاتے رہے کبھی شیعوں کے اتحاد کی تو بات ہی نہیں کی بلکہ شیعوں کو لڑاؤ اور دولت کماؤ۔ سبحان اللہ مولوی عاشق نجفی عرف کھنہ مانہ احمدانی والے مولوی کو بھی صراط حق، ص 33 پر فتویٰ دیتے ہوئے ذرا برابر بھی شرم محسوس نہیں ہوئی جس مولوی کا تحریری فتویٰ لکھا اُس کی کتاب میرے پاس موجود ہے یا فتویٰ غلط ہے یا کتاب۔ ویسے جو لوگ گونگے بہرے اندھے اور منافق ہوں وہ مولا علیؑ سے دشمنی کا ثبوت نہ دیں تو اور کیا کریں۔ ان مولویوں کے نائب گرو نے رضویہ امام بارگاہ ڈیرہ غازیخان میں؟ عشرہ محرم میں مولا حسین علیہ السلام کے بارے جو بکواس کی اور یزید کو جنت پہنچایا وہ بھی سب کو معلوم ہے۔ اصل میں یہ لباس پہن کر شیعیت میں داخل ہو گئے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں ان کا مال لوٹ رہے ہیں ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اب زیادہ دیر آپ کے درمیان حائل نہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی تعلیم کردہ نماز تحریر کر دوں۔

جناب حماد بن عیسیٰؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

اے حماد! کیا تم اچھے اور صحیح طریقے سے نماز پڑھ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا مولاؑ مجھے نماز کے بارے حُریز کی کتاب یاد ہے۔ امام صادقؑ نے فرمایا اچھا تو پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ حماد کہتے ہیں پس میں آپؑ کے سامنے کھڑا ہو گیا قبلہ رُخ ہو کر۔ اور نماز شروع کی رکوع سجود کیا پس امام نے یہ دیکھ کر فرمایا اے حماد تم نے احسن طریقے پر نماز نہیں پڑھی کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم ساٹھ، ستّر سال کی عمر تک پہنچ گئے ہو مگر ابھی تک نماز اور اسکے حدود مکمل آداب کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے۔ حماد کہتا ہے کہ مجھے امامؑ کا فرمان سُن کر سخت شرمندگی ہوئی۔ میں نے عرض کیا: مولاؑ آپ پر قربان جاؤں آپؑ مجھے صحیح نماز کا طریقہ سکھا دیں تو حضرت صادقِ آلِ محمدؑ قبلہ کی طرف منہ کر کے سیدھے کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر کھلا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا دیا اور دونوں پیروں کے درمیان تین کھلی ہوئی انگلیوں کی مقدار فاصلہ رکھا اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رُخ سیدھا رکھا اور نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ اکبر کہا پھر عمدہ طریقہ سے ٹھہر ٹھہر کر سورۂ فاتحہ اور سورۂ توحید پڑھی پھر ایک لمحہ توقف کرنے کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو چہرے کے برابر بلند کرتے

وقت تکبیر کہی اور رکوع میں گئے اور اپنے ہاتھوں کی کھلی انگلیوں کو مضبوطی سے پکڑا اور اُنہیں پیچھے کی طرف اتنا دھکیلا کہ آپ کی پشت مبارک اس طرح سیدھی ہو گئی کہ اگر اس پر پانی یا تیل کا ایک قطرہ بھی ڈالا جاتا تو آپؑ کی پشت مبارک سیدھا ہونے کی وجہ سے نیچے نہ گرتا اور آپؑ نے اپنی گردن کو آگے کی طرف سیدھا کر دیا اور اپنی آنکھوں کو جھکا لیا پھر تین مرتبہ تسبیح پڑھی:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ پھر آپ سیدھے ہو گئے۔ پھر سیدھے کھڑے ہونے کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا اور قیام کی حالت میں ہی اپنے چہرے کے برابر رکھا اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ پڑھا اور سجدہ کی حالت میں آپؑ نے جسم کا کوئی حصّہ جسم کے کسی دوسرے حصّے پر رکھا ہوا نہ تھا اور آپ نے جسم کے آٹھ اعضاء سجدہ میں زمین پر رکھے ایک پیشانی اور ایک ناک مبارک دو ہتھیلیاں دو گھٹنے دو پیروں کے انگوٹھے اور مجھ سے فرمایا ان اعضاء میں سے سات اعضاء کا سجدہ میں زمین پر رکھنا واجب ہے جن کا قرآن میں اللہ نے ذکر فرمایا ہے۔

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ، اور وہ یہ ہیں:

(1) پیشانی (2) اور (3) دو ہتھیلیاں (4)، (5) دو گھٹنے (6 و 7) دونوں پاؤں کے دو انگوٹھے۔ البتہ ناک کا رکھنا زمین پر سنت ہے پھر امام علیہ السلام نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور جب اچھی طرح سیدھے ہو کر بیٹھ گئے

تو کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور امام اس طرح بیٹھے کہ جسم کا بوجھ بائیں ران پر تھااور اس طرح دونوں پیروں کو دائیں طرف نکالا اور دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھی اور اس حالت میں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور تکبیر کہنے کے بعد دوسرے سجدے میں گئے اور پہلے سجدے کی طرح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ پڑھا اور رکوع وسجود میں اپنے بدن کا بوجھ کسی دوسرے حصّے پر نہ رکھا (بحالت سجدہ) کہنیوں کو زمین پر نہ رکھا بلکہ پرندوں کی مثل پھیلائے رکھا اور اس طرح آپؑ نے دو رکعات نماز ادا کی جب تشہد کیلئے بیٹھے تو آپ کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں اور رانوں پر ہاتھ تھے پس جب تشہد سے فارغ ہوئے اور سلام پڑھ چکے تو حماد سے فرمایا اے حماد اس طرح نماز پڑھا کرو۔ (بحوالہ فروع کافی، ص 70 کتاب الصلوٰۃ جلد 2 اردو ترجمہ، صراط حق، ص 26 پر مولوی اختر نسیم اور اسلامی نماز 81 پر مولوی ڈھکو ملعون نے اسی روایت کو تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ امامؑ نے جو کچھ تشہد میں پڑھا وہ اس روایت میں درج نہیں مگر ہم دوسری کتب سے تشہد نقل کر رہے ہیں۔

اب دیکھئے کہ ان درباری مولویوں نے کیسے پینترا تبدیل کیا۔ اگر اسی طرح دوسری کتابوں سے تشہد کی عبارت نقل کرنی تھی تو مولوی ڈھکو کو چاہیے تھا کہ وہ اپنے استاد آیت اللہ احمد مستنبط کی کتاب القطرہ سے تشہد کی عبارت

نقل کر کے اپنے سبق حلال ہونے کا ثبوت دیتے جوان کے استاد نے القطرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا تشہد نقل کیا ہے ہم یہاں پر وہ تشہد نقل کر رہے ہیں۔ ہم اس بات کو اس تشہد پر ختم کرتے ہیں جو امام علیہ السلام اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَشْھَدُ اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِیَّ اِبْنَ اَبِیْ طَالِبٍ نِعْمَ الْوَصِیُّ وَنِعْمَ الْاِمَامُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

علامہ تقی باقر مجلسی نے بھی یہی تشہد حضرت امام صادق علیہ السلام سے اپنی کتاب فقہ کامل ص 31 پر نقل کیا ہے۔ جو کہ آج سے 400 سال پرانی کتاب ہے ایران سے چھاپ ہوئی ہے اس کے علاوہ بھی کم از کم ایک سو کتابیں فقہ حدیث تفسیر ہمارے پاس موجود ہیں جن میں تشہد نماز میں امام صادق علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام اور امام رضا علیہ السلام کے فرامین موجود ہیں کہ علیؑ ولی اللہ پڑھو۔ اور ہم نے اس کتاب میں سارے حوالہ جات ایمان داری سے تحریر کیے ہیں جو کہ عندالضرورت دکھائے جاسکتے ہیں۔

یہ تھی صحیح اسلامی اور ایمانی نماز صلوٰۃ الآئمہؑ جو نگہبان شریعت وارث رسول وارث علی و بتول امام صادق علیہ السلام نے خود پڑھ کر دکھائی اگر کوئی شخص عربی یا فارسی کتب نہیں پڑھ سکتا وہ مقصرین کے ادارہ منہاج الصالحین لاہور سے چاپ ہونے والا القطرہ کا اردو ترجمہ مناقب اہل بیتؑ ص 92 پر امام صادقؑ کا تشہد پڑھ لے اس میں واضح تشہد میں علیؑ ولی اللہ تحریر ہے۔ اور امام صادق نے جو نماز پڑھ کر دکھائی وہ سب معصومینؑ کی سمجھی جائے گی۔ کیونکہ ان عظیم نورانی ہستیوںؑ کا قول وفعل عمل اور کردار اور گفتار ایک ہے۔ امام رضا علیہ السلام کا تشہد آغا حسین بروجردی نے جامع احادیث الشیعہ جلد 5 اور مستند الشیعہ جلد 2 میں مُلّا احمد نراقی نے لوامع صاحبقرانی میں تقی مجلسی نے بحار الانوار جلد 84 چاپ ایران میں علامہ باقر مجلسی نے تحریر کیا ہے:

اب اگر کوئی شخص کہے کہ یہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں جو علیؑ ولی اللہ پڑھتے ہیں تو اسے چاہیے مستدرک الوسائل میں محدث نوری نے جو تشہد امام رضاؑ لکھا ہے اور حدائق الناضرہ میں محدث یوسف بحرانی نے تشہد امام رضاؑ لکھا ہے وہ پڑھ لے اس کے بعد خود اپنے ضمیر بے ضمیر کو جھنجھوڑ کر فیصلہ دے کہ آیا یہ سارے بزرگ علماء امریکی ایجنٹ تھے اور اُس زمانے میں جب امریکہ کا وجود ہی نہیں تھا۔ کیا یہ سارے بزرگ علماء کی توہین نہیں ہے اُن کی شان میں گستاخی نہیں ہے کہ وہ علیؑ ولی اللہ لکھ گئے اور ہر علیؑ ولی اللہ

لکھنے والا یا پڑھنے والا امریکی ایجنٹ ہے۔

ارے بے دین مولویو! علماء کی شان میں گستاخی تو نہ کرو یہ علماء پر تہمت ہے۔

شرم مگر تم کو کچھ آتی نہیں۔

کیوں دشمنی ہے تم کو علیؑ و حسینؑ سے
فرصت ملے تو پوچھ اپنے والدین سے
(شہید محسن نقویؒ)

ہم موالی روز و شب دشمنوں سے لڑتے رہے
اور یہ ملاں حق میں باطل کی صدا لکھتا رہا
قصرِ شاہی کے کنارے پر ہے فتوے کی دکان
مولوی ہر دور میں بکتا رہا بکتا رہا

ضروری وضاحت:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ علیؑ ولی اللہ تو جائز ہے مگر نماز میں مستحب ہے۔ یہ مولویوں کی اپنی رائے ہے اگر مستحب ہوتا تو اللہ حارث بن نعمان فہری پر عذاب کیوں نازل کرتا اگر مستحب ہوتا تو اللہ اپنے محبوب کو کیوں فرماتا اگر ولایت علیؑ کا اعلان نہ کیا تو تم نے میری رسالت کا کچھ بھی پیغام نہیں پہنچایا اگر یہ مستحب تھا تو اللہ نے اس کے بغیر اپنا دین نامکمل کیوں بتایا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے دین کو بغیر ولایت علیؑ کے مکمل نہیں سمجھتا تو اپنی وعبادات کو بغیر ولایت کیسے مکمل سمجھے گا جب بغیر ولایت رسول کی رسالت مکمل نہیں ہے تو پھر ہماری نمازیں کیسے مکمل ہو سکتی ہیں۔

امام معصومؑ کا فرمان ہے: "اللہ تعالیٰ کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا ولایت علی کے بغیر"۔ (امالی شیخ صدوق)

"ولایت و امامت آئمہؑ کے بغیر تمام اعمال و عبادات باطل ہیں"۔ (آداب نماز آغا خمینی، ص 201)

انصاف سے فیصلہ کیجیے کیا نماز عبادت نہیں ہے کیا نماز عمل نہیں ہے کیا نماز دین میں شامل نہیں ہے کیا نماز فریضہ خداوندی اور رسالت میں شامل نہیں ہے؟ اگر یہ سب کچھ ہے تو پھر باقی جگہوں پر قبول کر کے نماز میں انکار کیوں؟ کہیں سکّوں اور کہیں ریالوں کا چکر تو نہیں؟

ہاں بالکل ایسا ہی ہے آپ تمام مولویوں کو جمع کر کے اُن کے سروں پر قرآن رکھ کر پوچھیں کیا تمہیں ہر مہینے تنخواہ نہیں ملتی ہر مہینے مدارس سے وظیفہ نہیں ملتا شہریہ نہیں ملتا؟ اگر علیؑ ولی اللہ پڑھیں گے تو ان کے خدا ناراض ہو جائیں گے کیونکہ ان مولویوں کا رزق بڑے مولویوں کے پاس ہے۔

نماز میں ہاتھ کھولنا

شیعیانِ حیدرِ کرار اپنے پیشوایانِ دین یعنی آئمہ معصومین علیہم السلام کی اتباع میں ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں اور اس بات کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ امام مالک کے ماننے والے اہلسنت برادران ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں جن کا عملی ثبوت حج کے موقع پر آئے ہوئے سوڈانی اور مصری مالکی حضرات ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں دیکھا جاسکتا ہے۔

علامہ معین لاہوری، جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد تھے اپنی کتاب دراسات اللبیب میں لکھتے ہیں کہ اہل مدینہ سب کے سب ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے اور اجماع اہل مدینہ حجت ہے اور امام مالک کی ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کی دلیل یہی اجماع ہے۔ (دراسات، ص ۳۴۰)

امام شافعی بھی ان کے عمل کو غیروں کی حدیثوں پر ترجیح دیتے تھے بلکہ امام شافعی نے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے بحوالہ میزان کبریٰ، ص ۱۳۸ عام لوگوں کیلئے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا ہر حال میں اولیٰ وانسب ہے۔ (میزان کبریٰ، ص ۱۲۸)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے بارے ارشاد فرمایا کہ:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ..... (سورۂ مائدہ، آیت ۶۴)

ترجمہ: "اور یہود نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اُنہی (یہودیوں) کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کہا اُس کے سبب سے اُن پر لعنت کی گئی بلکہ اُس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں"۔

امام بیضاوی اور علامہ زمخشری اپنی تفاسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں خدا نے یہودیوں کے حق میں بددعا کی ہے کہ یہ کہنے کے جرم میں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ان یہودیوں کے ہاتھ بندھیں۔ دنیا میں قیدی ہو کر جہنم میں جانے کے وقت۔ یہاں استدلال ہوتا ہے کہ ہاتھوں کو کھلا رکھنا اللہ کے نزدیک عزت کی حالت ہے اور بندھے رہنا اللہ کے نزدیک ذلت کی علامت ہے اور یہ سزا مجرموں کیلئے تجویز کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ نے یہودیوں کے جرم کی سزا میں تجویز کیا۔

جیسا کہ 29 پارہ سورۃ الحاقہ، آیت 30 میں ہے خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ یعنی اس کو پکڑو اور اس کو باندھو۔ ایک مولوی صاحب نے میرے استاد محترم علامہ سیّد فضل عباس نقوی مدظلہ سے کہا کہ ہم گنہگار ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجرموں کی طرح کھڑے ہوں تو اچھا ہے میرے استاد محترم نے جواب میں فرمایا مولوی صاحب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مجرموں کی طرح دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ وَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ (سورۂ قلم 36,35 پارہ 29) کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کی طرح بنادیں۔ کیا ہو گیا تم کو کیسی بات کہتے ہو۔ اور نماز پڑھنا خدا کی اطاعت، فرماں برداری بھلائی اور کارِ خیر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جگہ جگہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ نماز قائم کرو نماز کے لیے سیدھے کھڑے ہو، سیدھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔

سیدھا کھڑا ہونا بغیر کسی حکم کے ہاتھ کھلے ہی کھڑا ہونا ہے اور یہ کہنا لغو اور بے معنی ہے کہ نماز میں ہاتھ کھول کر کھڑے ہوں اگر انسان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوتے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اس کی فطرت ہوتا تو پھر یہ حکم دیا جاتا کہ ہاتھ کھول کر کھڑے ہوں کھلے ہاتھوں کو کیسے کھولنے کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ سیدھا کھڑے ہونے میں یہ صریح کا حکم موجود ہے اگر نماز میں خلاف فطرت ہاتھ بندھوانے منظور ہوتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا کہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں اور یہ کہنا واجب ہوتا لیکن اللہ نے ایسا نہیں فرمایا۔ لہٰذا قرآن میں جتنی آیات میں نماز قائم کرو کا ذکر ہے وہ آیتیں نماز میں ہاتھ کھولنے پر صاف دلالت کرتی ہیں نہ کہ ہاتھ باندھنے پر۔ قرآن میں جگہ جگہ نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

رسول پاکؐ نے فرمایا: صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ جس طرح مجھے نماز پڑھتا دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو۔ فتاویٰ شیخ عبدالحیٔ لکھوانی جلد اول، ص ۳۲۶ طبع اول میں تحریر ہے کہ معاذ بیان کرتے ہیں۔ جب آنحضرتؐ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرتے اور پھر اُن کو کھلا چھوڑ دیتے تھے۔

دوسری روایت ہے کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے اصحاب ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ انگلیوں کے سرے میں خون اتر آتا۔ بحوالہ عینی شرح کنزالدقائق، ص ۲۵۰۔ ایک آیتِ قرآن بطور دلیل حاضر ہے:

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۵ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (پارہ 8 سورۂ اعراف، آیت ۲۹) ترجمہ: ”کہہ دیجیے کہ میرے پروردگار نے مجھے عدل کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر نماز کے وقت اپنے چہرے قبلہ کی طرف سیدھے کرلیا کرو اور دین کو اُسی کیلئے خالص سمجھ کر اُسے پکارو جس طرح اُس نے تمھیں پیدا کیا اُسی طرح اس کے حضور پلٹ کر جاؤ گے“۔

اس آیت میں اللہ نے نماز کے حکم کے ساتھ فرمایا کہ جیسے پیدا ہوئے

ہو اور جیسے اس کی بارگاہ میں پلٹ کر جاؤ گے۔ کوئی انسان نہ ہاتھ باندھ کر پیدا ہوا اور نہ ہاتھ باندھ کر مرتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی منشاء (مرضی) یہی ہے کہ نماز کیلئے ہاتھ کھول کر کھڑے ہوں جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کے ہاتھ کُھلے ہوتے ہیں اور بروزِ محشر بھی سب کے ہاتھ کھلے ہوں گے اور ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کے بارے قرآن کی آیت نہیں ہے۔ حتیٰ کہ پورے قرآن میں اس کے بارے کوئی اشارہ بھی نہیں ہے۔ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا حکمِ خدا ہے اور سنتِ رسولؐ ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتا ہے۔ یہ کیسا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: تکفیر ہے ایسا مت کرو یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ (تہذیب، جلد 1) مسلمانوں میں ہاتھ باندھنے کی رسم کہاں سے آئی ذرا اس پر غور کریں۔ حضرت عمر کے زمانے میں فتح قادسیہ کے موقع پر جب مجوسی جنگ ہار گئے جو لوگ قتل ہونے سے بچ گئے انہیں قیدی بنا کر حضرت عمر کے دربار میں لایا گیا تو ان کی اس وقت یہ حالت تھی کہ ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے اور گردنیں جھکی ہوئی تھیں حضرت عمر کو اُن کی یہ حالت بہت پسند آئی اور حکم دیا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اسی حالت میں خدا کی بندگی کریں کہ

اس سے عاجزی و انکساری ظاہر ہوتی ہے چنانچہ اس کے بعد ہاتھ باندھنے کا رواج ہوا۔ (بحوالہ الاوائل، ابوبلال عسکری)

جس طرح قرآن میں وضو کا طریقہ موجود ہے بالکل اسی طرح قرآن میں نماز پڑھنے کا طریقہ موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ (سورۂ نور، آیت 41 پارہ 18)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جتنی مخلوقات آسمان اور زمینوں میں ہے اور پرندے بھی پر کھول کر اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب کے سب اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ خوب جانتے ہیں اور جو کچھ یہ کیا کرتے ہیں اللہ اس سے خوب واقف ہے"۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اڑتے ہوئے پرندوں کی مثال دے کر طریقہ نماز کا مسئلہ سمجھا دیا ہے کہ اُڑتے ہوئے پرندے پر کھول کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں پرندوں کے ہاتھ اُن کے پر ہیں پرندے ہاتھ کھول کر بندگی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پرندوں کا ذکر خصوصیت سے کر کے طریقہ

نماز سمجھا دیا ورنہ دیگر مخلوقات میں پرندے بھی آتے تھے پرندوں کا علیحدہ سے خاص طور پر ذکر کیوں کیا فقط جاہل لوگوں پر واضح کرنا تھا تاکہ ہر شخص کو عبادت کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

اسی طرح سورۂ توبہ میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○

ترجمہ: ''منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کی باہم جنس ہیں لوگوں کو برے کام کا حکم دیتے ہیں اور نیک کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ باندھے رکھتے ہیں''۔(سورۂ توبہ، آیت 67 پارہ نمبر 10)

اس آیت میں ہاتھ باندھنے والوں کو اللہ نے منافق کہا ہے اور جو خدا کے نزدیک منافق ہو اس کا نتیجہ قرآن میں واضح ہے۔صاحب کتاب تنویر العینین، ص 21 پر لکھتے ہیں اصل حکم نماز میں ہاتھ کھول کر پڑھنے کا ہے لیکن روافض شیعوں سے مشابہ ہونے کے باعث اس ترک کر دیا گیا ہے حکم تو ہاتھ کھولنے ہی کا ہے یہ قرنِ اوّل یعنی رسول اکرم کے زمانے میں مشہور تھا۔اور

اسی ہاتھ کھولنے پر قرنِ آخر کے علماء کی اکثریت نے اتفاق کر رکھا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان شہروں میں یہ فعل یعنی ہاتھ کھولنا روافض سے مشابہ ہونے کی وجہ سے ابوحنیفہ کے پیروکاروں نے چھوڑ دیا پس اس فعل پر باقی نہ رہے سوائے شیعہ کے۔

اہلحدیث کے مشہور عالم علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں ''یعنی جو یہ کہتا ہے کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا شیعوں کا شعار ہے تو وہ غلطی پر ہے اور رائے میں شیعوں ہی کا نہیں بلکہ تمام اہل اسلام کا یہی عمل رہا ہے۔خصوصاً زمانۂ رسولؐ میں تمام صحابہ اس پر عمل کرتے تھے اور ہاتھ باندھنے کا کہیں نام بھی نہیں تھا''۔(ہدیہ المہدی، جلد 4، ص 126؛ فلک النجاۃ)

تراویح

اسی طرح تراویح کے بارے میں ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمر نے یہ بدعت ایجاد کی ایک رات وہ گشت کرتے ہوئے مسجد نبوی میں آئے دیکھا کہ لوگ رمضان کے نوافل الگ الگ ادا کر رہے ہیں۔یہ دیکھ کر حضرت عمر نے کہا کتنا اچھا ہوتا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے کھڑا کر دیتا۔

چنانچہ ابی بن کعب کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو باجماعت یہ

نوافل پڑھائیں حسب معمول جب دوسری رات گشت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور لوگوں کو جماعت کے ساتھ یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو خوش ہو کر کہا نِعْمَ الْبِدْعَۃِ ھٰذِہٖ "یہ بڑی اچھی بدعت ہے"۔ بحوالہ (بخاری شریف، جلد 3، ص 58 باب فضل من قام رمضان)

ہاتھ باندھنے کے بارے بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول پاکؐ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے تھے پیچھے منافق بھی کھڑے ہوتے جب رسول پاکؐ سجدے میں جاتے منافق بغلوں سے بت نکال کر انہیں سجدہ کرتے پھر اللہ نے حکم دیا کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھو۔ تب رسولؐ نے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا شروع کیا۔

اب میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا رسولؐ نے پھر ہاتھ باندھنے کا حکم دیا؟ کیا یہ نافرمانی حکم اللہ و رسولؐ نہیں ہے؟ جبکہ ہمارے عقیدے کے مطابق نبیؐ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے اور ہاتھ کھول کر ہی ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا جو شخص اللہ، رسولؐ اور اہل بیتؑ کا ماننے والا ہے اُسے اُن کے حکم کے مطابق نماز پڑھنی چاہیے۔

ضروری نوٹ: فضل بن شاذان روایت کرتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ سوائے اہل ولایت کے کسی کی اقتداء میں نماز نہ پڑھو۔ (وسائل الشیعہ جلد ۵ نماز اہل بیتؑ، ص ۱۱۱)

سورۂ فاتحہ کی اپیل

تمام مومنین کرام سے اپیل کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ کر تمام شہداء ملت جعفریہ بالخصوص شہداءِ مونڈ کا و ڈیرہ غازی خان اور مندرجہ ذیل مومنین مرحومین کی روح کو بخش دیں (شکریہ)

- اُستاذی المکرم علامہ مولانا کرم حسین صابری مرحوم
- مخدوم سید عبداللہ شاہ مرحوم آف چوٹی
- مبلغ اعظم علامہ مولانا محمد اسماعیل مرحومؒ
- علامہ مولانا قاضی سعید الرحمٰن علویؒ مرحوم
- علامہ مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی شہید
- علامہ مولانا فاضل حسین علوی شہیدؒ
- ذاکر خان جلال حسین خان بلوچ مرحوم
- علامہ ارشاد علی زرداری مرحوم
- شہید محسن نقوی شہید شاعر اہلِ بیتؑ
- عاشق حسین برمانی مرحوم
- علامہ عرفان حیدر عابدی مرحوم
- علامہ نثار عباس نقوی الجہادی مرحوم
- سید مختار حسین نقوی مرحوم آف ملتان
- مولانا مولوی غلام حسین قریشی مرحوم
- مولانا حافظ نور احمد قریشی مرحوم
- ذاکر زوار غلام حیدر قریشی مرحوم
- ماسٹر ضمیر حسین قریشی مرحوم
- میاں نذر حسین قریشی مرحوم
- میاں صابر حسین قریشی مرحوم
- مولانا مولوی محمد حسین سیف مرحوم
- فرحت عباس ساگھی (مرحوم)
- شہید وکیل زہراؑ علامہ ناصر عباس ملتان

حدیثِ کساء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

عَنْ جَابِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِی عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَیْهَا

جابر ابن عبداللہ انصاری بی بی فاطمہ زہرا علیہا السلام

السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ قَالَ سَمِعْتُ

بنت رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ میں نے

فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ

جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام سے سنا ہے کہ فرما رہی تھیں کہ ایک دن میرے بابا جان جناب رسولِ خدا

فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكِ یَافَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّیْ

میرے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے سلام ہو تم پر اے فاطمہؑ میں نے جواب دیا آپ پر بھی سلام ہو پھر آپ نے فرمایا

اَجِدُ فِیْ بَدَنِیْ ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِیْذُكَ بِاللّٰهِ یَآ اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ

میں اپنے جسم میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں میں نے عرض کی خدا نہ کرے جو آپ میں کمزوری آئے

فَقَالَ یَافَاطِمَةُ اِیْتِیْنِیْ بِالْكِسَآءِ الْیَمَانِیْ فَغَطِّیْنِیْ بِهٖ فَاَتَیْتُهٗ

آپ نے فرمایا اے فاطمہؑ مجھے ایک یمنی چادر لا کر اوڑھ دو تب میں یمنی چادر لے آئی اور میں نے وہ

بِالْكِسَآءِ الْیَمَانِیْ فَغَطَّیْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ

بابا جان کو اوڑھ دی اور میں دیکھ رہی تھی کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا ہے

یَتَلَاْلَؤُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِیْ لَیْلَةِ تَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً

جس طرح چودھویں رات کا چاند پوری طرح چمک رہا ہو پھر ایک ساعت ہی گزری تھی

وَاِذَا بِوَلَدِیَ الْحَسَنِؑ قَدْ اَقْبَلَ وَ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْكِ یَآ اُمَّاهُ

کہ میرے بیٹے حسنؑ وہاں آ گئے اور بولے سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ!

فَقُلْتُ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَاقُرَّةَ عَیْنِیْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِیْ فَقَالَ یَآ

میں نے کہا اور تم پر سلام ہو اے میری آنکھ کے تارے اور میرے دل کے ٹکڑے وہ کہنے لگے

اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَیِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّیْ رَسُوْلِ

امی جان! میں آپ کے ہاں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے نانا جان رسولِ خدا

اللّٰهِ قُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُؑ نَحْوَ الْكِسَآءِ

کی خوشبو ہو میں نے کہا ہاں تمہارے نانا جان چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ اس پر حسنؑ چادر کی طرف بڑھے

وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاجَدَّاهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ

اور کہا سلام ہو آپؐ پر اے نانا جان اے خدا کے رسولؐ! کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ کے پاس

مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَاوَلَدِیْ وَیَا صَاحِبَ

چادر میں آ جاؤں؟ آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے اور اے میرے

حَوْضِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا

حوض کے مالک میں تمہیں اجازت دیتا ہوں پس حسنؑ آپ کے ساتھ چادر میں پہنچ گئے پھر ایک

سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِؑ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكِ

ساعت گزری تھی کہ میرے بیٹے حسینؑ بھی آ گئے اور کہنے لگے سلام ہو آپ پر

یَآ اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَاوَلَدِیْ وَیَا قُرَّةَ عَیْنِیْ وَثَمَرَةَ

اے والدہ محترمہ! تب میں نے کہا اور تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے، میری آنکھ کے تارے اور میرے

فُؤَادِیْ، فَقَالَ لِیْ یَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَیِّبَةً كَاَنَّهَا

لخت جگر اس پر وہ مجھ سے کہنے لگے: امی جان! میں آپ کے ہاں پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے

رَائِحَةُ جَدِّیْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ

میرے نانا جان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو ہو میں نے کہا ہاں تمہارے

جَدَّكَ وَ اَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنٰى الْحُسَیْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَ

نانا جان اور بھائی جان اس چادر میں ہیں پس حسینؑ چادر کے نزدیک آئے اور

قَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنِ اخْتَارَهُ اللهُ

بولے سلام ہو آپ پر اے نانا جان! سلام ہو اے نبی وہ نبی جسے خدا نے منتخب کیا ہے

اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ

کیا مجھے اجازت ہے کہ میں دونوں کے ساتھ چادر میں داخل ہو جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا اور تم پر بھی سلام ہو

یَا وَلَدِیْ وَیَا شَافِعَ اُمَّتِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ

اے میرے بیٹے اور اے میرے امت کی شفاعت کرنے والے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تب حسینؑ ان دونوں کے پاس

الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰالِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ

چادر میں چلے گئے اس کے بعد ابوالحسن علی ابن ابی طالب بھی وہاں پہنچ گئے

السَّلَامُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ فَقُلْتُ وَ عَلَیْكَ

اور بولے سلام ہو آپؑ پر اے رسول خداؐ کی دختر! میں نے کہا آپ پر بھی

السَّلَامُ یَا اَبَا الْحَسَنِ وَیَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ

سلام ہو اے ابوالحسنؑ اے مومنوں کے امیر وہ کہنے لگے اے فاطمہؑ!

اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَیِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ اَخِیْ وَ ابْنِ عَمِّیْ

میں آپ کے ہاں پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے برادر میرے چچا زاد بھائی

رَسُوْلِ اللهِ، فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَیْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ

اور رسول خداؐ کی خوشبو ہو میں نے جواب دیا ہاں وہ آپ کے دونوں بیٹوں سمیت چادر کے اندر ہیں پھر

عَلِیٌّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ لِیْ

علیؑ چادر کے قریب ہوئے اور کہا سلام ہو آپؐ پر اے خدا کے رسولؐ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں

اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ لَهٗ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَخِیْ

بھی آپ تینوں کے ساتھ چادر میں آجاؤں؟ آپؐ نے ان سے کہا اور تم پر بھی سلام، اے میرے بھائی

وَیَا وَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ وَصَاحِبَ لِوَائِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِیٌّ

میرے قائم مقام میرے جانشین اور میرے علمبردار میں تمہیں اجازت دیتا ہوں پس علیؑ بھی

تَحْتَ الْكِسَاءِ ثُمَّ اَتَیْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا

چادر میں پہنچ گئے پھر میں چادر کے نزدیک آئی اور میں نے کہا سلام ہو آپ پر

اَبَتَاهُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ

باباجان اے خدا کے رسولؐ کیا! آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں بھی آپ کیساتھ چادر میں آجاؤں؟

قَالَ وَعَلَیْكِ السَّلَامُ یَا بِنْتِیْ وَیَا بَضْعَتِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ

آپؐ نے فرمایا اور تم پر بھی سلام ہو، اے میری بیٹی اور میری پارہ جگر میں نے تمہیں اجازت دی تب میں بھی

تَحْتَ الْكِسَاءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِیْعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ اَخَذَ اَبِیْ رَسُوْلُ

چادر میں داخل ہو گئی پس جب ہم سب اہلبیتؑ چادر کے نیچے جمع ہو گئے تو میرے بابا رسول خدا نے

اللّٰهِ بَطَرَفَيِ الْكِسَآءِ وَاَوْمَی بِيَدِهِ الْيُمْنٰی اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ

چادر کے دونوں سرے تھامے اور دائیں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے خدا

اِنَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَآصَّتِيْ وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَدَمُهُمْ

یقیناً یہ ہیں میرے اہلبیتؑ میرے خاص لوگ اور میرے حامی ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون

دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَ يُحْزِنُنِيْ مَا يُحْزِنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ

میرا خون جو انہیں ستائے وہ مجھے ستاتا ہے اور جو انہیں رنجیدہ کرے وہ مجھے رنجیدہ کرتا ہے جو ان سے لڑے میں بھی اس سے لڑوں گا

وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ

جو ان سے صلح رکھے میں بھی اس سے صلح رکھوں گا میں ان کے دشمن کا دشمن اور ان کے دوست کا دوست ہوں

اِنَّهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ

کیونکہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں پس اے خدا تو اپنی عنایتیں اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمت

وَ غُفْرَانَكَ وَ رِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ

اور اپنی بخشش اور اپنی خوشنودی میرے اور ان کے لئے قرار دے اور ان سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھ

وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا مَلَآئِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ

اور ان کو اس طرح پاک رکھ جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے فرشتو اے

سَمٰوَاتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا

آسمان میں رہنے والو بے شک میں نے یہ مضبوط آسمان پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند

مُنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا فُلْكًا

نہ روشن تر سورج، نہ گھومتے ہوئے سیارے، نہ ٹھکتا ہوا سورج اور نہ تیرتی ہو کشتی

يَّسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ

مگر یہ سب چیزیں ان پانچ نفوس کی محبت میں پیدا کی گئی ہیں جو اس چادر کے نیچے ہیں،

فَقَالَ الْاَمِيْنُ جِبْرَائِيْلُؑ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ

اس پر جبرائیل امین نے پوچھا اے پروردگار! اس چادر میں کون لوگ ہیں؟

عَزَّوَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ

خدائے عزوجل نے فرمایا کہ نبیؐ کے اہل بیتؑ اور رسالت کا خزینہ ہیں یہ فاطمہؑ

وَ اَبُوْهَاؐ وَ بَعْلُهَاؑ وَ بَنُوْهَاؑ فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ يَا رَبِّ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ

اور ان کے بابا جان اور ان کے شوہر، اور ان کے دو بیٹے ہیں تب جبرائیل نے کہا اے پروردگار! کیا مجھے اجازت

اَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ

ہے کہ زمین پر اتر جاؤں تاکہ ان میں شامل ہو کر چھٹا فرد بن جاؤں؟ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہاں ہم نے تمہیں

اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ جِبْرَائِيْلُؑ وَ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اجازت دی پس جبرائیل زمین پر اتر آئے اور عرض کی: سلام ہو آپؐ پر اے

رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَ يَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ

خدا کے رسولؐ! خدائے بلند و برتر آپ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کو درود اور بزرگواری سے خاص کرتا ہے

وَالْاِكْرَامِ وَ يَقُوْلُ لَكَ وَ عِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً

اور آپؐ سے کہتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم کہ بے شک میں نے تمہیں پیدا کیا مضبوط آسمان

وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً وَّ وَلَا فَلَكًا

اور نہ پھیلی ہوئی زمین نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج نہ گھومتے ہوئے سیارے،

يَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِیْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِیْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَ مُحَبَّتِكُمْ

نہ چھلکتا ہوا سمندر، اور تیرتی ہوئی کشتی مگر سب چیزیں تم پانچوں کی محبت میں پیدا کی ہیں

قَدْ اَذِنَ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ لِیْ یَارَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ

اور خدا نے مجھے اجازت دی ہے کہ آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوجاؤں تو اے خدا کے رسول کیا آپ اجازت دیتے ہیں؟ تب

رَسُوْلُ اللهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْنَ وَحْیِ اللهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو اے خدا کی وحی کے امین! ہاں میں تمہیں اجازت دیتا ہوں

اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَائِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ لِاَبِیْ اِنَّ

پھر جبرائیل ہمارے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے اور میرے بابا جان سے کہا کہ یقیناً

اللهَ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

خدا آپ لوگوں کو وحی بھیجتا اور کہتا ہے واقعی خدا نے ارادہ کرلیا ہے کہ آپ لوگوں سے ناپاکی کو دور رکھے

اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِیْ يَا رَسُوْلَ اللهِ

اے اہلبیتؑ اور آپ کو پاکیزہ رکھے جس طرح پاکیزہ رکھنے کا حق ہے تب علیؑ نے میرے باباجان سے کہا اے خدا کے رسولؐ

اَخْبِرْنِیْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَاللهِ

مجھے بتایئے کہ ہم لوگوں کا اس چادر کے اندر آجانا خدا کے ہاں کیا فضیلت رکھتا ہے؟

فَقَالَ النَّبِیُّ وَ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّ اصْطَفَانِیْ بِالرِّسَالَةِ

تب رسولؐ خدا نے فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی خاطر مجھے رسالت کے لئے چنا

نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ فِيْهِ

اہل زمین کی محفلوں میں سے جس محفل میں ہماری یہ حدیث بیان کی جائے اور اس میں

جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ

ہمارے شیعہ اور دوست دار جمع ہوں گے تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوگی فرشتے ان کو حلقے میں لیں گے

بِهِمُ الْمَلَآئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا

اور جب تک وہ لوگ محفل سے رخصت نہ ہوں گے وہ ان کے لئے بخشش کی دعا کریں گے اس پر علیؑ بولے:

وَّ اللهِ فُزْنَا وَ فَازَ شِيْعَتُنَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ ثَانِيًا يَا عَلِیُّ

خدا کی قسم ہم کامیاب ہوگئے اور رب کعبہ کی قسم ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوگئے تب رسول خداؐ نے دوبارہ فرمایا اے علیؑ

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّ اصْطَفَانِیْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ

خدا کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لئے چنا، اہل زمین کی محفلوں

خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ فِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ

میں سے جس محفل ہماری یہ حدیث بیان کی جائے گی اور اس میں ہمارے شیعہ اور دوستدار جمع ہوں

شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا وَ فِيْهِمْ مَهْمُوْمٌ اِلَّا وَ فَرَّجَ اللهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ

گے تو ان میں جو کوئی دکھی ہوگا خدا اس کا دکھ دور کردے گا جو کوئی غمزدہ ہوگا خدا اس کو غم سے

اِلَّا وَكَشَفَ اللهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَ قَضَى اللهُ حَاجَتَهٗ

چھٹکارا دے گا، جو کوئی حاجت مند ہوگا خدا اس کی خدا اسکی حاجت پوری کرے گا

فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَّاللهِ فُزْنَا وَ سُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا

تب علیؑ کہنے لگے بخدا ہم کامیابی اور برکت پائی اور رب کعبہ کی قسم کہ اسی طرح ہمارے شیعہ بھی

فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

دنیا و آخرت میں کامیاب و سعادت مند ہوں گے۔

تُرابؔ پبلیکیشنز

دوکان نمبر 9 گراؤنڈ فلور الوہاب مارکیٹ

38-غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

0345-8512972